

اعجاز چہانگیری

نہایت حال شریف

قلب روان سلطان العارفين والعاشقين رئيس الملوك والدين
 خیر السالکین سر ملطریقت ملا آقائے عظمیٰ حضرت سیدنا
 محمد بن رضا شاہ الملقب اسبہانگیری قدس سرہ

لفظ

حاجی الحرمین شریفین محمد عنایت حسین شاہ جانشین سجادہ نشین
 صاحب اہل بیت جناب صوفی محمد حسین شاہ صاحب کھنوی
 خلیفہ جناب سجادہ نشین صاحب قیلہ مدظلہم صوفی محمد عثمان علی
 شاہ سعود آباد مکان ۱۲۱ کراچی ۲۰۰۰ خلیفہ سلطان الادب
 خواجہ محمد حسین صاحب

سچر آرٹ پریس کراچی

مہموالات شیخ

صوفیائے کرام کی اصطلاح میں مہموالات شیخ اُن امور کو کہتے ہیں جن کو شیخ نے اختیار کیا
مرید پر اپنے حضرت شیخ کے مہموالات کو اختیار کرنا واجب و لازم ہے اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے آمین
ہمارے حضرات پیران عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مہموالات شریف میں جو احادیث ہیں
اور جس طرح انھوں نے اوقات کی پابندی رکھی ہے۔ ہمارا بھی وہی عمل ہے اور سلسلہ عالیہ سے جو لوگ
والستہ ہیں ان کی خدمت میں بھی اتنا سہ ہے کہ اگر ہو سکے تو ان اور ان مہموالات کی پابندی کرتے رہیں اس میں دنیا کا
بھی کثیر فائدہ ہوئے کہ یقین ہے انشاء اللہ دل میں خیر و برکت اور سبکی دنیا کی پریشانیوں سے بہت دور رہیں گی خصوصاً
سخیمہ و فہمیدہ صاحب اجازت حضرات کو جو مردوں کی درستی و اصلاح کے لیے پابند رہنا بہت ضروری ہے
غرض ان دعا جہات و سنن کے بعد فکر اور مراقبہ جو پروم شد سے یقین ہر اس میں مشغول رہے اللہ ان مہموالات
شریف کی پابندی رہے۔

اور لا شیعان اللہ و محمد کا گیارہ مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر مرتبہ
لا الہ الا اللہ و حسن کا لاشریک لہ لہ المملک لہ الحق یحیی و یمیتہ بین کا الخیر و خیر علی کل شیء قدیر
۲۰ مرتبہ۔

سید الاستغفار

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک واما علی عبدک فقد علیک ما تشطقت الخیر
بلک من شری ما تشقت ابو عبدک بعبودتک علی و البر و بذلی فاعف عنی فائدہ لا یغفر الذنوب
الا انت

سید الاستغفار ہر روز چوبیس بار کے اختتام اور رک کے بعد
ایک بار پڑھنے کا نول شریف ہے اور ہر روز صبح و شام کے درمیان کم سے کم تین بار زیادہ جس قدر ہو سکے۔

چوبیس کاٹ

کفّاک ربّکم یکفّک و ایفک یفک فہا لایمین کان من کل کاکفک کز الکر الکر فی
کبی تجلی مشکک لک کلک لک کفک ما بی کفک الکاف کز متہ یا کو کب کان
تجلی کو کب الفلک - اول فاضلہ و شریف - ۱۱ بار یا ۲۱ - ۱۱ بار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِ الَّذِي قَدَرَهُ أَفَّا
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَيْتِهِ وَارْزُقْهُمْ
وَزُرِّيَاتِهِمْ مُحَمَّدًا وَاهْلَ أَسْمَائِهِمْ وَالَّذِينَ هُمُ أَمَانَ أَهْلِ الْأَرْضِينَ وَوَسِيلَتُهُ
الْبَنَاتُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ————— أَمَّا بَعْدُ فَبَعْضُ حَالَاتِ خاندانِ جہانگیری
قادری ابوالعلائی و مختصر سوانح عمری سرکار طریقت دار حضرت پیر و مرشد بقیہ سلطان
العارفین و العاشقین رئیس المملکت و الدین فخر السالکین حضور آقا سائے نامدار
قبلہ عالم سیدی و مولائی سیدنا محمد شیخ رضا شاہ رضی اللہ عنہ کو برائے
استفادہ عام بلا لحاظ عبارت آرائی و مضمون پردازی کے اپنی ٹولی پھولی زبان
میں لکھا ہے۔

ناظرین کرام منظور فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور اس عاصی کو سہو و
خطا سے معافی دے کر دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

خاکسار

محمد عنایت حسین شاہ جانشین سجادہ نشین
درگاہ معالی تکیہ اسلامیہ صدی بازار
مکھنو شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمدؐ و آلہٗ و سلم علی سؤلہ اللہ

خاندان جہانگیری کی وجہ تسمیہ

کرامت اعظم لقب جہانگیر شاہ حضرت شیخ العارفین سیدنا شاہ محمد مخلص الرحمن رضی اللہ
اسے آخر زمانہ حیات میں بعض بعض خاص خاص عقیدت مند اور حلقہ بگوش اصحاب کے فرمایا کرتے
کہ ہمارے میر و مرشد نے ہمیں جو خطاب جہانگیر شاہ عطا فرمایا۔ اسکی بنیاد تو ہم نے قائم کر دی ہے
اور اسکی تکمیل چھوٹے بیاں (ہمارے دادا حضرت قبلہ عالم سیدنا فخر العارفین مولانا محمد عبدالحی
رضی اللہ عنہ) کا نام نامی لے کر فرمایا کہ ان کے ہاتھوں سے ہوگی چنانچہ پچاس سال کے عرصہ
میں پروردہ غیب کے ایسا ظہور میں آیا۔ ہمارے حضرت قبلہ کے دست حق پرست پر سیدنا شیخ العارفین
کے سلسلہ عالیہ کی اشاعت اور فیوض و برکات کے واقعات بدرجہ کمال ظہور میں آئے اور
یہ سلسلہ عالی قاورری ابوالعلائی منعمی سلسلہ جہانگیری کے نام اور نسبت سے موسوم ہوا اور
ایک خاص خاندان مثل دیگر خاندانہ ارباب طریقت کے خاندان جہانگیری کے نام سے
تحریر یا اور تقریر میں زبان زد خاص و عام ہوا۔ اور از شرق تا غرب سیدنا شیخ العارفین کے
سلسلہ کی اشاعت ہوئی۔

گفتہ از گفۃ اللہ بود گمرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

نقل عبارت سیرت فخر العارفین ص ۲۵ و ۲۶

آپ کے سات سلسلے

ہمارے حضرت قبلہ کو حضرات اولیاء اللہ کے سات سلسلوں میں بیعت لینے کی پیرانہ عظام کی طرف سے اجازت تھی۔ لیکن بیعت بیشتر اپنے قادریہ شریف میں لیتے تھے اور ایک ہی شجرہ عطا کیا جاتا تھا۔ سات سلسلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلسلہ عالیہ قادری سہروردی شریف۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ شریف۔ سلسلہ عالیہ فرود سید شریف۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ شریف۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف۔ از حضرت خضر مری رحمتہ اللہ علیہ۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ صاحبزادیہ۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ امدادیہ ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہ۔ فرمایا رہنما طالب حق جس سلسلہ میں مرید ہونا چاہے مرید کر کے ایک ہی سلسلہ کا شجرہ شریف اس کو دیا جائے نوٹ۔ اس مختصر سالہ میں چند شجرے شریف تبرکاً آخر میں تحریر ہوں گے صاحب ذوق حضرات آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا مولانا مرشدنا فخر السالکین حضرت محمد بن رضا شاہ روحی فدا
کا مولد و مسکن

قصبہ بھنیوڑی شریف ڈاکخانہ دریلوے اسٹیشن ملک ریاست رام پور (پوپی)
یہ قصبہ نہایت وسیع پیمانہ پر آباد ہے۔ تقریباً نصف ہندو مالکی مسلمان آباد ہیں۔ مسلمان عام طور پر سنی حنفی پابند صوم و صلوٰۃ عقائد کے پیغمبر (کثر صوفی منش اور عشق اللہ رسول اکرم صلعم کے متوالے ہیں۔ زمانہ سابقہ میں یہی عالم فاضل درویش عالی مرتبہ بزرگ اس بقعہ میں ہوئے ہیں۔ جس میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی تبرکاً تحریر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً میاں حب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت صاحب دارالخلافت خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جدا جدا حضرات قبلہ رضو و حضرت مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والد

بزرگوار حضرت قبلہ حضرت مولوی بنیامین شاہ خالص صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولوی
 کلن خالص صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ جی بنیان
 احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ
 غلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت
 حافظ حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد عبدالعزیز خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 و محمد واصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم موجودہ کشمکش کے زمانے میں بھی یہ قصبہ فرقہ
 بندی سے محفوظ رہا ہے اور سب مسلمان ایک ہی خیال اور عقیدے پر قائم ہیں اور اس
 بستی کے مسلمانوں کی اہل ہنر و کمالوں میں بھی نہایت عظمت اور بزرگی قائم ہے۔
 شیک کی طرف مائل مابندنا بدولت صوفی منش پر مہر کار آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے
 قصبہ کھنسیوڑی دارالریاست مصطفیٰ آباد عزت نام پور کے علاقہ مصنفات میں واقع
 ہے نام پور میں بلحاظ علم و فضل وغیرہ اس صوبہ میں منتخب شہر ہے۔ نام پور میں عموماً
 انخانوں کی آبادی ہے جو نہایت غیور شجاع ہمدرد و پابند مذہب نیکو کار ہے اور
 پختہ مسلمان ہیں۔ صدر اولیاء عظام اس شہر میں آسودہ ہیں۔ مثلاً حضرت جمال اللہ شاہ
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ درگاہی محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبداللہ
 بنفادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید محمد مشتاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ
 جمال صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت رنگیلے شاہ میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں
 مستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید پیار کے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید سرن شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ حبیب اللہ صاحب
 ابوالعالمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں سبحان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا
 جمال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت احمد شاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت امیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت برخوردار رحمۃ اللہ علیہ حضرت لوب
 صاحب علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت لوب احمد علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت پادشاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا ارشد حسین صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت ثناء شاہ
 میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت چپ شاہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

ان حضرات کے علاوہ اور بھی بزرگوں و اولیائے عظام کے مزارات ہیں۔

حضرت قبلہ وحی فداہ کا حسب نسب اور بعض خاندانی حالات

افغانستان میں جب یوسف زئی رزٹر چٹانوں کی انتہائی ترقی ہوئی تو بعض قبائل پشاور کے میدانی علاقوں میں آباد ہوئے جن میں محمود زئی - اباضیل - کہاں زئی - بنیر وال - میر احمد خیل وغیرہ زیادہ ممتاز ہیں۔ چنانچہ ان قبائل کی تفصیل چار سرا وغیرہ و قصبات، ٹولیکے و شیخ جانال میں بکثرت آبادی ہے۔ صرف محمود زئی خاندان کے افغانستان کی آبادی تقریباً سترہ لاکھ میں قصبات ٹولیکے و شیخ جانال کے قریب و جوار میں ہے عموماً ذی عزت زمینداری پیشہ متمول پرہیزگار پابند مذہب ہیں۔ جنگجو نہیں ہیں۔

قصبہ شیخ جانال ضلع پشاور کے رہنے والے اعظم خاں صاحب، سید خالصاحب، عبداللہ خالصاحب حقیقی تین بھائی تھے اعظم خاں صاحب کی اولاد قصبہ شیخ جانال میں اب تک آباد ہے قصبہ کی زمینداری بھی اسی خاندان میں بدستور چلی آتی ہے اسوقت پابندہ خاں صاحب نمبردار ہیں۔

جس زمانے میں نواب مصطفیٰ خاں صاحب مرحوم نے ریاست مصطفیٰ آباد و عزت رام پور کی آباد کیا ہے تو افغانستان سے ترک سکونت کر کے اکثر افغان رام پور اور اس کے مضافات میں آباد ہوئے اسی سلسلہ میں حضرت سید خالصاحب مرحوم و عبداللہ خالصاحب مرحوم نے اپنے قدم میمنت مزدوم سے قصبہ بھینسوڑی کو روٹی بخشی خدا نے ان کی نسل کو اس قدر برآمد فرمایا کہ بستیاں آباد ہو گئیں۔ شہر رام پور و قصبہ ہزار ضلع بریلی میں اس خاندان کی بکثرت آبادی موجود ہے تحفظ نسل کا اس خاندان میں بہت زیادہ خیال ہے۔

قصبہ شاہ گڑھ ضلع بریلی میں نواب کالے خاں صاحب مرحوم و جناب حاجی بہت خاں صاحب مرحوم و جناب بنے خاں صاحب و لوشہ خاں صاحب رئیس اعظم و قصبہ ہزار و شاح نیی تال میں حضرت نصرت الیہ خاں صاحب مرحوم و جناب ثروت یار خاں صاحب رئیس اعظم اور رام پور میں سہراب خاں صاحب پہلوان و محمد صدیق خاں صاحب پہلوان و حضرت محمد علی رضا خاں صاحب قبلہ و احمد رضا خاں و ہادی رضا خاں صاحبان و عبداللہ عبدالرحمن صاحب مرحوم و مغفور و سپرٹنڈنٹ محمد عبدالعزیز خاں صاحب مرحوم و سپرٹنڈنٹ

محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم و محمد مسعود خاں صاحب و محمد محمود خاں صاحب و اسم
 خاں صاحب مجسٹریٹ و حضرت عزیز حسن خاں صاحب و ابو الحسن خاں صاحب و کلب حسن
 خاں صاحب و حضرت غلام محمد خاں صاحب و غلام صفر خاں صاحب و عزیز اللہ خاں صاحب
 و غیر ہم اس فائزان کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے جراح حضرت محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ

حضرت حاجی الحرمین شریفین محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت محمد جان صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت عبداللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو ولایت افغانستان قبضہ شیخ بابا
 ضلع پشاور سے ترک سکونت کر کے قصبہ پھیسوڑی میں آباد ہوئے تھے)۔

حضرت محمد الف خاں صاحب میں لائقانی علم و فضل میں یکساں اخلاق انکساری استقلال سخاوت
 میں بے نظیر اوقات کے پابند مرید و خلیفہ حضرت شاہنواز خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حضرت
 شاہ نواز خاں صاحب کا مزار موضع گوگئی تحصیل میر گنج ضلع بریلی میں ہے) حضرت شاہنواز خاں
 صاحب کا سلسلہ معاش میں کاشتکاری سے تعلق تھا۔ یہ صاحب کرامات بزرگ تھے۔

نقل ہے کہ جب نماز کا وقت آ جاتا تو آپ ہل چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور سبیل بدستور
 اپنا کام کر کے رہتے اور ہل چلتا رہتا تھا اور بار بار دیکھا گیا کہ بزبانہ حج آپ اپنی جائے سکونت
 پر موجود۔ لیکن بعض حاجیوں نے بیت اللہ شریف سے واپس آ کر بیان کیا کہ حضرت
 شاہنواز خاں صاحب کو ہم نے بیت اللہ شریف و عرفات میں موجود پایا۔

حضرت محمد الف خاں صاحب کو اپنے پیر و مرشد سے انتہائی عشق تھا اور آپ کو اپنے پیر و مرشد
 کی طرف سے سلسلہ طریقت میں بیعت لینے کی اجازت خلافت بھی حاصل تھی۔ حضرت محمد الف خاں
 صاحب کے مریدان خالص میں حضرت سید کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باشندہ نگر باسادات
 و حضرت وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ باشندہ قصبہ پھیسوڑی قابل ذکر ہیں۔

حضرت دادا صاحب محمد الف خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ معاش میں زمینداری
 سے تعلق تھا ان کے واقعات میں سے ہے کہ ایک مرتبہ دادی صاحبہ مرحومہ نے تہجد کے
 وقت کمرہ کے اندر قدرتی تیز روشنی دیکھی اور حضرت دادا صاحب کے جسم کے اعضا الگ
 الگ دیکھے اور صاحبہ نے پریشان ہو کر آپ کو آواز دی۔ آپ نے ذرا توقف کر جواب دیا

اور ہدایت فرمادی کہ آئندہ بے وقت ہمارے کمرے میں نہ آیا کریں۔
ایک مرتبہ حضرت خالوجیب اللہ خاں صاحب نے بھی آپ کے جسم کے اعضا الگ الگ دیکھے تھے
ایک مرتبہ چوروں نے آپ کے کمرہ میں نقب لگایا۔ شب بھر کوشش کرتے رہے لیکن کمرہ کے
اندرون پہنچ سکے۔ صبح کو آپ کو نقب لگ جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا پاک
کمانی کا زکوٰۃ نکالا ہوا مال ہی اس کو چور نہیں چراتا سکتا ہے۔

حضرت دادا صاحب کے متعلق اور بھی ہزار باتیں ہیں اس میں سے اختصار کیا گیا ہے
آپ پانچ اولادیں تین لڑکے حضرت شاہ زماں خالصاحب و حضرت محمد زماں خالصاحب
و حضرت مولوی محمد حسن رضا خالصاحب والد بزرگوار حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور دو
لڑکیاں چھوڑ کر سفرِ سعادت میں عازم ملک بقا ہوئے۔

حضرت شاہ زماں خالصاحب کے بنیرہ محمد یوسف خاں و شمس الحسن خاں اور حضرت
محمد زماں خالصاحب کے بنیرہ نبی جان خاں خالصاحب عزت چھلا خاں صاحب موجود ہیں۔

حضرت قسید کے والد ماجد کا تذکرہ

حضرت مولوی محمد حسن رضا خالصاحب۔ ابن حضرت محمد الف خالصاحب رحمۃ اللہ علیہ
قصبہ بھینسوری کے ممتاز سربراہ اور رہنما سے تھے۔ سلسلہ مویشی میں آپ کا زمینداری
سے تعلق تھا آپ نہایت خلیق منکسر المزاج متقی پابند صوم و صلوٰۃ تہجد چاشت
اشراق گزار رحمہ دل ہمد و انسان تھے۔ اکثر لوگوں کے قریب حسنہ سے اہلاد فرمایا
کرتے رہتے تھے جس کے ذمہ آپ کا فرضہ ہوتا۔ اس کے گھر کی طرف جانا ترک فرمادیا کرتے تھے
اگر اتفاقاً کوئی قریدار سامنے آجاتا تو آپ نیچے نظر فرمالتے۔ ہمد ہار یہ لوگوں کے ذمہ ہا جس
نے بخوشی خاطر ادا کر دیا نہ ہا ورنہ تقاضا کرنے کا معمول شریف نہ تھا۔ آپ جس کسی سے باتیں
کرتے نظر نیچے کر لیتے کبھی غصہ کسی پر نہ فرماتے۔ نہ کلام بخش آپ کی زبان سے سنتے ہیں
آیا غر منکہ آپ بہت صفت موصوف یکتائے زمانہ سے تھے۔ کبھی شبہ کا کھانا تناول فرماتے
ہمیشہ وقت حلال صدق مقال کے انتہائی پابند رہے۔ ہمسایگان اہل محلہ اور سب کی
خدمت قرار دیتی روپیہ پیسہ ہاتھ پیرے انجام دیتے۔ آپ حسن و جمال میں بھی لاثانی تھے۔
سیکڑوں ہزاروں آدمیوں میں نظر انتخاب آپ ہی پر پڑتی تھی۔ گورلیج رنگ قد سیدھا پورا

چھ فٹ جسم و ہر آنہ بہت فربہ نہ لاغر نقشہ چہرہ مبارک نہایت خوبصورت اور آپ
حضرت بلانی صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ شریفین میں حضرت میاں محمد
عاشق صاحب رام پوری کے دست حق پرست پر مرید بھی تھے۔ آپ کی بزرگی کی یہ دلیل
ہے کہ آپ کے انتقال سے تین روز پیشتر محمد علی خاں صاحب نے خواب میں دیکھا کہ نصیب کے
قبرستان میں بکثرت بزرگ حضرات مجتمع ہیں جن میں حضرت محمد حسن رضا خاں صاحب بھی
ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سب آدمی بمعہ حضرت محمد حسن رضا خاں صاحب بہ تبدیل میت
طائران خوش رنگ ہو کر آسمان کی طرف پرواز کر گئے اس خواب کے تین روز بعد آپ کی
وفات واقع ہوئی۔ انتقال کے وقت چار اولادیں (حضرت قبلہ عالم محمد نبی رضا خاں صاحب
روحی فداہ۔ حضرت محمد علی حسن خاں صاحب قبلہ۔ حضرت محمد یوسف خاں صاحب شہید رح
نہ عنایت حسن شاہ مائیم الحرمین سوانحی ہذا)۔ چھوڑ کر راہی ملک بقا بتاریخ ۱۲ جمادی
الاولیٰ ۱۳۳۸ھ کو ہوئے۔ قبرستان کھینسوری ہیں۔ آسودہ ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا تذکرہ

والدہ ماجدہ نہایت پرہیزگار بی بی تھیں۔ بہت منتظم پابند عوم و صلواتہ دور و دغائف حضرت
سید محمد مشتاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ رام پوری کی مریدہ تھیں۔ حضرت محمد مشتاق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ حضرت والدہ ماجدہ کی انتظام امور خانہ داری۔ و تقویٰ و دلہری کی اکثر مریدان
کے رد و رد تعریف و توصیف فرمایا کرتے تھے۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا حضرت محمد حیات
خاں صاحب رئیس عظیم منصب و تاج گنج ضلع بدایوں کی دختر نیک اختر تھیں اور حضرت رسالدار
محمد عبدالرحمن خاں صاحب مرحوم رام پور محلہ چاہ شور کی نواسی تھیں۔ رسالدار عبدالرحمن خاں
صاحب کے بنیرہ ابوالحسن خاں صاحب و کلب حسن خاں صاحب محلہ چاہ شور میں موجود ہیں
اور محمد حیات خاں صاحب کے صاحبزادے یعنی والدہ مرحومہ کے حقیقی بھائی حضرت محمد علی
رضا خاں صاحب محلہ گھیر میاں ضیا البنی صاحب متصل سرانے پختہ شہر رام پور میں سکونت
پذیر ہیں۔ حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بتاریخ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ
اس عالم فانی سے عالم جادوائی کو بمر ۸۰ سال رحلت فرمائے قبرستان کھینسوری
میں آسودہ ہیں۔

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعاد

بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۸۳۸ھ بروز روز شنبہ وہ بلیل بوستان توحید سرور گستان تفسیرید
شاہ مبارک اوج حقیقت تاجدار کشور معرفت شہسوار حضرت فقیر فنا خضر راہ خدا منزل شناس
ہر طریق سلطان مالک تحقیق مرد میدان ترک و تجرید لغتہ سنج و لون عشق و توحید آفتاب
انوار الہی سرچشمہ فیضان نامتناہی یعنی حضرت مرشدی مولائی قبلہ عالم د عالمین کعبہ
جان و جہانیاں سیدنا مولانا سلطان العارفین دالو عاشقین سراج السالکین رئیس الملت
والدین اسد جہانگیری محمد شی شاہ قاری ابوالعلائی منعمی رچشتی جہانگیری
مثل آفتاب جہان تاب جلوہ فرما کے مطلع ظہور ہوئے ۔

سرد درو عانیہاں آمد پدید	جنبش در جسم و جلال آہ پدید
شد منور عرصت کون و مکان	کو کب لکون و مکان آمد پدید
بوستان جان بہار از سر گرفت	لو بہار بوستان آمد پدید
کاروان غیب آمد در شہود	یوسفی در کاروان آمد پدید
ہست در دور زمان را صاحبی	صاحب دور زمان آمد پدید
علم حق میراث پیغمبر بود	دارش پیغمبر ال آمد پدید
فات پامش در دال افتخار	افتخار و دال آمد پدید
از برای صید مرغاب مکان	شاہ مبارک لامکان آمد پدید
آستانش قبلہ گاہ قدسیاں	قبلہ گاہ قدسیاں آمد پدید
ز دلائے کنت کنزاً محفیا	الک گنج نہاں آمد پدید
میزان خوال حق مرد خدا	خوان حق را میزان آمد پدید
صورت بخت جوال فضل خداست	صاحب بخت جوال آمد پدید
خود ظہور و ظاہر و مظهر یکے ست	از ظہور حق ہماں آمد پدید

[illegible]

ہمراہ میں سے کئی کئی ملکر دھڑاڑا کی نہ لگاں اسکے جب سب عا جن ہو گئے تو آپ نے
 تہا بسم اللہ پڑھ کر چرس چٹاب کو کھوٹیں سے باہر کھینچ لیا۔ سب متعجب ہو گئے۔ اس
 وقت لوگ کو آپ کی طاقت خدا داد کا حال معلوم ہوا۔ اس قسم کے اور بھی صد ہا واقعات
 آپ سے ظہور میں آئے ہیں کچھ عرصہ کے بعد باد سے رجسٹ کا تہا دلہ کلکتہ کی جہادنی کو
 ہو گیا۔ کلکتہ میں ان دنوں کوئی باہر کا پہلوان بہت مشہور و طاقتور آیا ہوا تھا اس پہلوان سے
 کشتی کیلئے کوئی آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ فوج میں بھی یہ غیر پہنچی اس زمانہ میں آپ کی طبیعت
 تیار رہی تھی مگر آپ نے بہل جرات اس لوہار و پہلوان سے کشتی کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ
 خبر تمام شہر کلکتہ میں مشہور ہو گئی ہزار ہا عوام دلی میں داخل دیکھنے جمع ہو گئے۔ لوگ سر
 سلیمان خان صاحب بہادر نواب ڈھاکہ اس وقت کلکتہ میں مقیم تھے وہ بھی کشتی دیکھنے
 آئے اللہ کے فضل و کرم سے آپ نے اس باہر کے پہلوان کو زیر کر لیا۔ اس پہنچ میں
 بہت خوشی منائی گئی کر قل صاحب اور دیگر سرداران فوج نے اس خوشی میں بہت پیسہ
 خرچ کیا۔ نواب صاحب ڈھاکہ آپ کا جہاں آ کر دیکھ کر گریہ ہو گئے اور ہر پہلو کو شیش
 کے ساتھ آپ کو فوج کی ملازمت سے سبکدوش کر اکر اپنے ہمراہ ڈھاکہ لے گئے اور بہت
 اخراجات کرام کے ساتھ مصاحبت میں رکھا۔ نواب صاحب آپ سے اس قدر محبت رکھتے
 تھے کہ کسی رات آپ کو بد اگر ناگوار نہ تھا۔ اور آپ کی دیانہ راہنت کیوں بڑے
 بڑے مانی کام آپ کے پیر دتھے۔

مذکرہ بیعت خلافت وغیرہ

یہ بیعت نواب ابراہیم سرسلیم اللہ صاحب بہادر نواب ڈھاکہ کے کسی بڑے کام کے
 سر انجام کیلئے آپ اور جناب نواب حیدر علی خاں صاحب اور حضرت ڈپٹی بدیع العالم صاحب
 کلکتہ میں قیام پذیر تھے۔ انہی ایام میں حضرت سید السالکین زبدۃ العابدین قطب عالم
 خزا عارفین سیدی مولائی شاہ محمد عبدالحی ہاسنام ہندی جائگامی روحی زادہ سفر
 دستاں کے راہ سے کلکتہ تشریف فرما ہوئے چونکہ حضرت ڈپٹی بدیع العالم صاحب
 حضرت خزا عارفین رضی اللہ عنہ کے حلقہ جوش مرید خلیفہ تھے اسلئے
 سے حضرت سیدنا خزا عارفین رضی اللہ عنہ کی مکان میں قیام فرمایا جہاں آپ اور حضرت

زہری بیت ۹۰ نام صاحب ابواب توبہ یہ ہیں ان صاحب وادہ میں مقیم تھے حضرت
سید خیر الدین نے اس وقت کی زیارت ہوئے ہی آپ کے دل میں عشق لطیف کی
آگ شعلہ زن ہو گئی۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا خزامہ عارفین رضی اللہ عنہ

جب یہ وقت میں تیار ہو تو دوسرے روز مسجد کے بعد ہم کو یہ قسم ہو کہ اس کا ان میں سے
 یہاں سے یہ پتہ چلا کہ پہلے تیار گاہ کے بل پر دوسرے کو میں حضرت شیخ شاہ صاحب
 سہت بندش کر کے جس کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری خدمت میں نہیں آ رہے
 بہت غصہ اتھوئی کہ کو کچھ عرض کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ قبول فرمائی دے
 شاہ کو حضرت محمد بنی شاہ صاحب بکال آئے و محبت یہ سب پاس میں ہوئے ہم نے
 شاہ صاحب کو کیا۔ سات گران کو بھی توجہ ہوئی اور وہ بہت برکت کموش بھیجی اور بیڑی سے
 تیار ہے قلعہ ان سے مل پڑ بہت کر کیا رہا زبیا۔ ہم نے بھی اس کو حزی تیار
 کو کہ سپہ سالار یا۔ بعد ازاں ہم سفر ہندوستان کیلئے بنارس کو گئے جس کے خلاف
 بنارس میں شاہ صاحب حضرت محمد بنی شاہ صاحب دوست حیدر علی خان صاحب بہادر بنارس
 آئے۔ بنارس میں وہ زمانہ کہ کوہ کے پیچھے وہ شاہ کو حضرت شیخ شاہ صاحب
 تیار گیر سین قلعہ ان میں ملتی تھی۔ شاہ صاحب کے عرس میں ایک تیار پڑا کہ وہ بھلا
 ملحق ہوئی۔ جس میں حضرت محمد بنی شاہ صاحب کو بہت نذرانہ سے ملے ہاں
 بنارس سے نکلتے ہوئے جوئے کا ٹھکانہ بنے۔ کانپور سے ان پر ہم تیار بن کر
 کر دیا۔ ہم کل دیوہ میں کیلئے تیار ہوئی کی طرف لے آئے ہوئے۔

چنانچہ اس نے کہا کہ اگر آپ کو ثابت ہو جائے کہ میں نے اس کو دیا ہے تو میں اس کو دے دوں گا۔

اغتکاف اور چلے

[illegible]

سے کہہ دیا بعد ایک صاحب نے بہتہ اور رفتی کبیل لوگ تھے اس بہت اصرار کیا کہ اس کو قبول کر دیا جائے۔ ہم نے جواب دیا کہ آج تو نہ لیں گے اگر آپ کا دل چاہے تو کل کو لے آنا۔ رات کو ہم نے مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ہم کبیل اپنے نہیں آئے ہیں تو چیز لینے آئے ہیں وہ دیکھئے اور ہم ملا تہہ میں مصروف ہو گئے۔ کہ وقت اب بڑھنے سے دور یا جلدی ہو گیا۔ دوسرے دن وہ صاحب کبیل پھر آئے ہم نے کہا لائیے اب ضرور لے لیں گے۔ کچھ دیر بعد مزار شریف کے احاطہ میں تو آئی ہوئی ہم نے وہ نیا کبیل تو اہل کے نذر کر دیا اور وہاں سے رخصت ہو گئے اور مختلف دیار معاش کی سیاحت کر کے ہوئے۔

ایک تہہ جبکہ حضرت سیدنا نواز علی دین رحمہ اللہ نے بہتہ عرس جیڑا تھا میں تیار ہوا تھا۔ آپ بھی سفر کرتے ہوئے۔ جیڑا شریف حاضر ہوئے اور کسی جھرو میں تمام پذیر ہوئے۔ حضرت سیدنا نواز علی دین رحمہ اللہ نے کارشاد مبارک ہے کہ ہم ان کے تمام کی جڑا سے نقت پیچے کر وہ موجود تھے کہیں پہنچ گئے ہوئے تھے ہم نے وہاں دو سو سے زائد لوگوں سے دریافت کیا کہ اس شکل و صورت کے ایک صاحب یہاں مقیم ہیں ان کے مسلمان سفر کہاں سے آئے تو کہتے ہیں کہ میں کو آپ معذور کوٹے میں ان کے پاس ملنا ایک کبیل ہے وہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں ابنت ان کا ایک بھولا یہاں رکھا ہوا ہے اور کوئی سالان نہیں ہے ہم نے اس بھولے کو کھول کر دیکھا تو اس میں لعین چوٹی کے کچھ نہ تھا۔ یہ لڑا اگر حضرت سیدنا نواز علی دین بہت اصرار ہوئے اور فرمایا کہ حضرت بی بی رضا شاہ صاحب ہمارے عاشق و مددگار تھے جیسی ریاقت اور ہمارے حکم کی تعمیل اور ہمارا جناح لالہ انھوں نے کی۔ اس طرح ہمارے کسی اور مددگار نہیں ہو سکی انھوں نے ہماری باتوں کو بڑے طور پر سمجھا ہے۔ لڑا یا فکا کا سالان سطر دیکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس نسل کے میں ہمارے ایک بنگالی مرید بہت زیادہ سالان کے ساتھ سفر کر کے جیڑا شریف حاضر ہوئے تھے۔

شاہنہ حضرت سیدنا نواز علی دین رحمہ اللہ نے جب ہم جیڑا شریف سے رخصت ہو کر واپس جیڑا شریف آئے تو حضرت بی بی رضا شاہ صاحب ہمارے ہمراہ تھے ایک روزہ ہمارے سالان فرمایا کہ تھے تھے انکی عدم موجودگی میں دہلی کے ایک معزز اور مکرانی صاحب سے ملاقات کو آئے سالان گفتگو میں غفلت نہ کر دیا کہ آج میں نے ہمارے ایک مددگار دیکھا بڑے

مرتبے کے بزرگ معلوم ہوتے ہیں اور ان میں پلاٹ بالکل نہیں ہے۔ ہر طرح تعریف و
توصیف کر رہے تھے اتنے میں آپ بڑے سے سلام میکر دیں گے کہ اہ ہادی قدس کی جو
صاحب شریف کر رہے تھے کہنے لگے یہ حدیث صاحب میں جنکی میں تعریف کر رہے
ہم نے کہا کہ حقیقتاً ان میں ذمہ برابر نہ دیا نہیں ہے اور ہم سے حسن عقیدت
رکھتے ہیں، یکم ربیع الثانی کالی پر شریف فرما ہو گئے اور اپنے معمول سے زائد کھانا
تبادل فرمایا حضرت صاحب میاں قبلہ کے استفسار پر فرمایا کہ ہم یک سال کو
سندھ بن کے جنگلوں میں تھے وہاں ضروری درختوں کے پھل اور پتوں پر بڑھ کر
آج ایک سال بعد کھانا کھائے کا اتفاق ہوا ہے۔

حضرت کے تمام محاسن و ریاضت عبادت کے حالات درج کرنے کی اس مختصر
گنجائش نہیں ہے اس لئے اختصار پر اکتفا کیا گیا ہے۔

مختصر سیرت سے چند سال بعد آپ تعلقانی درستی امتقا بیت دیکھ کر حضرت مخدوم، لہجہ
میدالحق بدوئی رحمت اللہ علیہ کے عرس شریف کے موقع پر بات بات بھی حضرت پرانی
سیا خیر العالی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابانت علی ثروانی اور ایشاد لڑکے یا اپنے اور بیگان
خدا کے قائم کیلئے و سٹش اند مجاہدہ کی تھ خلدہ مول اکرم صلعم کی رہنمائی میں مشغول
ہوا۔ حضرت ابانت ہونے کے بعد مزید اصل شریف سے مراجعت کر یا آپ بتیہ لیت
فرمائیے۔ بدگاہ خواجہ غریب لوز ہندالوی علی رسول رضی اللہ عنہ سے بدلیو سجادہ
نشین صاحب علامہ عطا ہوا۔

مقول زاموں صاحب محمد علی رضا خان صاحب قبلہ باشندہ شہر واپور۔ ہوں صاحب نے
بیان کیا کہ جب ہم ریاست باگی میں بھٹا نیکر پولیس ملازم تھے اس زمانہ میں راجہ صاحب علی
کی مصاحبت میں ایک صاحب لورٹمنٹی گیا یا اسے باشندہ ملازم تھے۔ نور محمد صاحب کا
ممول تھا کہ ہمال عرس شریف میں حضرت امیرہ حضرت ہوا کرتے تھے ایک سال لورٹمنٹ
تیر شریف سے لیں اگر ہا کے دو برویہ دانہ بیان کیا کہ میں مردہ رجب کی وہیلانی متب میں
تہجد کے بعد خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ منور کے مشرفی دروازہ کے سامنے مولوی کے
خشت کے سایہ میں دھلیو پڑھ رہا تھا میں نے یہاری میں دیکھا کہ ایک بزرگ طویل قامت و اجرت
شرقی صفا تار شریف پر گئے اور سلام بد مذہبہ عرض کیا میں ایک کٹا ٹھوٹھ کھل گیا اور اندر سے

ایک ہاتھ برآمد ہوا کوئی چمکتی ہوئی چیز ان بزرگ کے ہاتھ میں دیکر غائب ہو گیا اور وہ عازہ کی
خود غور بند ہو گیا۔ بزرگ صاحب نے اجازت طلب کی اور بھی چند سلاہیان کے نام دیکر رخصتی کی
اجازت مانگی۔ یہ سلاہیان وہ بزرگ آستانہ ہوسی کر کے میری طرف سے گزرنے میں یہ طیب و خیر حاجات
دیکر سرسبز ہو گیا۔ جلدی سے قدموں سے ہرگز نام مقام سیاحت کیا اور دعا کا طالب ہوا ان بزرگ صاحب
نے نبی رضا اور سلام پور فرمائے ہوئے یہ کہا کہ ہم وہ گرتے ہیں۔ درگاہ شریف سے باہر تشریف لے گئے ہمارے
صاحب فرمائے ہیں کہ ذرا عمر صاحب نے جب پوری شکل و شباہت اپنا مقام وغیرہ ظاہر کیا تو ہم کو یقین
کا دل ہو گیا کہ آپ ہی تھے۔ آپ اجیر شریف سے مراجعت فرما کر قصبہ بھینسوی میں تشریف فرما ہوئے
اکثر ذکر و مراقبہ میں مصروف و مشغول رہتے۔ حلقہ سماع سے آپ کو زیادہ رغبت تھی آپ نے فیضانِ صحبت کو
نفق و شوقِ رحمت الہی کی آگ دلوں میں بھڑکائی تھی وہ بے شمار طالبین مولاد اہلی حاجت قرب و
بعید سے بکثرت آتے اور آپ کی زیارت سے شرف ہو کر اپنے مقصد کو پہنچتے تھے آپ کی ذات مبارک مولانا
روم کے اس شعر کے مصداق تھی۔

یگ زمانہ صحبت بالولیا بہتوار صد سال طاعت بے ریا

ریاستِ ملام پر ضلع بریلی مولانا ابو بختور۔ مگینہ دیو کے بکثرت بندگان خدا آپ کے دستِ حق پرست
پر داخل سلسلہ حیاتگیری ہو کر حلقہ گوشِ اصفاء الملام ہوئے۔ اسی مرتبہ نظام کو مریدانہ تعلیم و تلقین عالمِ تصوف
کی اہد توجہ عطا فرمائی۔ واجد علی خاں مرحوم نظام فی شاہ صاحب و سید خدات حسین صاحب و عزیز شاہ
خان صاحب و امپوری و جعفر بلغان صاحب و علی محمد و بلغان صاحب و امیر علی خاں صاحب ساکن
قصبہ شاہی و سید شاہ حسن صاحب و سید احمد شاہ صاحب و سید احمد حسن صاحب وغیرہم باشند
نگر اسامات مرید تلقین ہوئے بعد ازاں ہزار ہا بندگانِ خدا وقتاً فوقتاً آمرا ہوئے رہے۔ دوسرے
سال پھر حضرت نے بلغان مریدانہ شریف کا سفر اختیار کیا۔ ڈھاکہ بہار میں دھاکہ و جالام
رجو سے ایک سالہ امدادی ہوئی۔ پیرانہ کثیر شریف بھی ہر سال عرس میں آپ تشریف لیا کرتے
تھے۔ رڑکی سے کثیر شریف تک پیادہ پا جانے کا معمول شریف رہتا تھا۔ عرس شریف کے پیام میں
۱۰ راتیں ۱۲ ریتیں اہل آپ ہفتہ رکتے شام کو مرنے ایک پہلی جائے سے مدد کی اطلاع کرتے تھے پھر
ایام عرس میں ہمیشہ حضرت قدم پاک ڈھاکہ کے سفر جانے کثیر شریف میں مراقبہ کرتے تھے حضرت یہاں
مستون شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقیم تھے جس کا مزار حضرت شاہ بنداری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے حلقہ میں اندرون شہر رام پور ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے حضرت محمد بنی رضا شاہ صاحب رحمۃ

کو کبیر شریف میں مزار اقدس مخدوم پاک کے سر اُسے مقلب دیکھا۔ اہل کو خواجی کا مرتبہ وصل ہے۔ ایک مرتبہ میں شکیلہ شاہ مرید خلیفہ میں مستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبضہ دلا دیا گیا۔ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ٹیکے شاہ لے عرض کیا اگر میرے حال پر رحم فرمایا جائے ورنہ میں خود کٹی پڑاؤں آپ نے آتش چار عطا فرمائی۔ معاف بھی جاتا رہا وہ پیشتر سے بھی ایسی حالت ہو گئی۔ رنگیلے شاہ کو حضرت سے انتہائی محبت و محبت تھی مگر شریف میں مکھنر بہرہ وصال حضرت شاہ کے ہر سال حاضر ہوا کرتے تھے۔ رنگیلے شاہ صاحب کلاصال ۳۰ شعبان ۱۲۸۵ھ کو ہوا۔ محلہ سنگ ستون شہر بہرہ میں الکا مزار ہے۔ بعد وصال رنگیلے شاہ صاحب اللہ سے اس سال مستان شاہ صاحب کی خدمت میں صاحب ہند بھینسوڑی شریف نے خواب دیکھا کہ حضرت شاہ مستان شاہ صاحب کے مرید شریف کے متصل ہند میں جلیقہ بھی ہوئی میں ایک پر میاں مستان شاہ صاحب ہند و افروز غیا ۱۲۸۵ھ دوسری پر طقمی نسبت سے کچھ ہر کے بعد میاں مستان شاہ صاحب آئے تھے۔ لازم اپنی جگہ بیٹا رہا اور دونوں سندیں ایک ہو گئیں۔

ایک مرتبہ پیران کبیر شریف میں آپ کو بہت زور سے حمل ہوا اور آپ نے سوسائے نہ بند کے تمام لباس ہند و نقد قوالوں کو نذر کر دیا تھا۔ سند شاہ میں جناب سیدنا غفر الخارن میں جانگاہی و کبیر شریف سے دہلی میں دہلی ہوئے ہوئے رامپور و بھینسوڑی شریف فرمایا ہوئے ورنہ ہند و پور میں ہند و روز قصبہ بھینسوڑی میں لافق افروز ہے قصبہ کے رہنے والے اکثر مردان حضرت سیدنا غفر الخارن کے دست بیعت و طقمہ گوش ہوئے۔

نقل عبارت از کتاب سیرت غفر الخارن میں حالات سفر صفحہ ۷۹ و ۸۰ مصنف حضرت حکیم سید سکندر شاہ صاحب قبلہ مدظلہ۔

غریبا کے ساتھ ————— ہو کر نقیری مددیشی کا اہلہ کرنا حضرت سیدنا غفر الخارن رضی اللہ عنہ کسی موقع پر پینہ نہیں نہوتے تھے۔ اس بے امیر شریف میں بھی آپ یہ کرتے کہ سماع خانہ میں حرم کے ساتھ کھڑے ہو کر سماع سن لیتے۔ طقمہ مشائخ میں نہ بیٹھتے۔ اسی جہر لیتے تھے آپ ایک بار سماع سن رہے تھے اور آپ کے مرید خلیفہ حضرت محمد بنی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہند و مجلس خانہ طقمہ مشائخ میں بیٹھتے تھے کہ ناگاہ ان کی نظر آپ پر پڑی اور وہ از خود زتہ و بیتہ آپ تک پہنچے اور آپ کے قدموں پر گر پڑے۔ حضرت محمد بنی رضا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ بنایا تھا اور حضرت کی دعا کی برکت سے حلام ہی نہیں بڑے شب مشائخ

ان کی تعمیر اور نو تعمیر ہوتے تھے۔ اور کثرت کے ہمیں انصاف اور انصاف کے ساتھ انصافوں مجلس خاتہ
ملنے ممتاز پر بٹھاتے تھے۔ اب جہت سے شیخ وقت کو فہم نہ آپ کے فہم پر دیکھا تو
حیرت میں رہ گئے کہ اس دنیا کی لباس میں پوشیدہ یہ کون بزرگ تھا کہ ایسے ایسے شہنشاہان
من کی نصیحتیں پالانے ہیں۔ حضرت نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ لوگوں میں ہی کا حکم ہوں اور
ہی میرے قادیوانی ہیں۔ دل جاننے والے ناشیں باد

تب جو کہ ہے آج جاننا کہ حضرت محمد نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بزرگ جن کے مرید خادم ہوں
تو آپ خود کیا ہوں گے۔

سلسلہ عالیہ کی ترقی اجمیر شریف میں:۔ ہمارے حضرت مینا غلام خیر

نے حضرت رحیم میں کمال، احترام اور لطیف چوک میں ۱۲ اہل انوار یا اس کا مصداق تھی کی نسبت کائنات
اور برکت عظیم کی خوشنودی سے یہ ملک آپ کے طیفہ عظیم حضرت محمد نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ کے ذریعہ سے اجمیر شریف اندراج میں اس سلسلہ عالیہ کی از بس ترقی ہوئی اور ایسے
دارا اور عیسائیت دیکھ آج ہزاروں مرید ہر بندہ کائنات خدا ہاں فیضیاب سلسلہ عالیہ ہیں۔

حالات ترقی سلسلہ عالیہ اجمیر شریف نواح

انصاف:۔ میں حضرت قبلہ سلطان احمد دین شاہ محمد نبی رن رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر
نیرمان مرید ہو چکے تھے اور جب سلسلہ میں آپ کا دھال شریف ہو گیا تو حضرت مولانا
محمد عبد الشکور صاحب قبلہ مکتوبی علیہ حضرت قبلہ نصیر آباد شریف فرما ہو گئے اور اب تک
مقیم نصیر آباد میں حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسے لہجہ سے لکھا ہے کہ ان کے غلیو
سے ہر ایک لاکھوں شہدائے خدا فیضیاب ہیں اور تعلیم و تحقیق کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ہر
شہرین و نواح اجمیر شریف، دہلی پور، جودھپور، اندسے پور، میواٹ الہیہ میرات، دھرت
دہلی دار، بکس، احمد پور، حیدر آباد، دکن دکن، لکھنؤ، سندھ پور، پنجاب میں، واپس ہندوستانی
شاہ پور، دہلی پور، علیہ و علیہ مغل نگر و میرٹھ میں نال دال آباد، کاٹھ گدھم دہلی میں ہزاروں
بہ کائنات خدا آپ کے طلقہ بگوش ہیں۔ اور بہت سے آپ کے خلفاء جو انصاف و برکت
نفس سے ہیں، اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب
نصیر آبادی کے علیہ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اور بھی خلفائے طریقت ہر ایت موزر اور ممتاز

میں مشہور حضرت شیخ المشائخ سید احمد شاہ صاحب باشندہ نگر باسادات ضلع بریلی حضرت
شیخ المشائخ حافظ احمد علی شاہ صاحب مقیم گھساری منڈی شہر کھنور حضرت شیخ المشائخ مولانا
عبدالمیثاق صاحب صدر بازار کھنور حضرت شیخ المشائخ غلام بی شاہ صاحب باشندہ قصبہ پھنسی
کلاتہ راستہ امام پور حضرت شیخ المشائخ میر سید عابد محمد اسماعیل صاحب بریلوی ان سب کی بہت
بزرگ ہستیوں میں رہا حضرت سے بگ ہزاروں بندگان خائفینساب ہیں۔

حلیہ شریف علی حضرت سلطان العارفین والاشقیقین

مولانا و مرشدنا محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

ہر سے حضرت قبلہ رنجی فدا نہایت شکیل و جمیل ہزاروں لاکھوں میں یکستا۔ آپ طویل القامت
تھے نہایت خوبصورت سٹائل درز شی جسم چہرہ مبارک گول آفتابی ریش روزانی، وہیم ماہ
ریشہ بھرے ہونے۔ پیشانی اقدس فرات ریشہ درختاں۔ بینی پاک لبی خوبصورت۔ سر
اقدس بزرگ دلاں۔ رنگ گول نہایت صبح و صبح چشمان مبارک دلاں و خوبصورت سیاہی
چشم نہایت صاف جن میں سرخی کے ٹوکے۔ دہن پاک متوسط موزوں خوبصورت۔ دندان
پاک بزرگ۔ سامنے کے دانتوں میں کھڑکی۔ سینہ اقدس فروخ جس پر زان تک بالوں کی
ایک لہر تھی۔ شانوں پر بھی بال تھے دست مبارک مائل بالوں پر تھے۔ اندر متوسط اند بخایت
نرم و نازک گف پائے اقدس نرم کھرے ہونے ریش مبارک مشروع گھنی اور گول اور خوب
بجری ہوئی۔ مونے مبارک سیدھے سینہ اقدس کی چوڑائی تقریباً ۱۴ انچ۔ تمام اعضا سب
تقریباً از سزا قدم نہایت موزوں و مناسب بہ نظر مجموع لاکھوں میں ایک۔ سر مبارک پر ایک
نست خوبصورت پیچھا تھا۔ مونے سر کچھ نیلے تک کندھوں سے نیچے تک دھار سبے بعد میں
دست انحرکان کی لٹک رہتے تھے آواز بلند بانقار شیریں و قریب البعد سب کے سامع نواز
کلام مختصر الفاظ قلیل معنی کثیر جملہ و مال و درگشت و دلا ویز سادہ دسے تکلف و عیاخت شیریں
مگر پر جوش و باقظار۔ رفتار شایانہ، ساز و کار نہایت مہم وقت و صراحت جانب قلب جھکا ہوا۔ ہر
قدم قوت کے ساتھ ہٹا ہوا بلا ارادہ اچھا رقت کرتا ہوا زمین پر پڑنے پہلے چپ دے گا۔ واضح

میں سادگی ہر بات میں بے ساختگی۔ خلوت و جہوت میں یکساں۔ لبوں پر تبسم۔ چہرہ پر ترسم
(محرورن القلوب بوجہ الشری)

مجھے بتا کر ہزاروں میں اگر ہوئے بے بتلائے پہچانے جانے کہ محض چہرہ سے آثار بزرگی
و سروراری نمایاں تھے جس نے کہا کہ کچھ آدمیوں پہ نشان ہو گیا۔ اگر آپ لاکھوں کے مجمع میں
ہوئے تو سب سے زیادہ خوبصورت آپ ہی معلوم ہوئے۔ اگر نہ ہوں آدمیوں کے ساتھ راستہ
چلتے تو سب سے بلند بالا آپ ہی نظر آتے اس شان و صورت کی کوئی تصویر آج تک نظر نہیں
پڑی۔ جہاں جہاں آپ کے مریدین و متوسلین ہیں سب کا یہی بیان ہے کہ سب کو زیادہ
حضرت مجھ ہی سے محبت فرماتے تھے۔ سب کے اوپر ہر بان سب کے دردمند و خط کی
مخلوق میں سب کے دعا گو۔

ہم جو تو نازینے سرتابہ پالطافت گیتی نشان ملاوہ ایزد نیافریدہ

وضع و لباس

سر پر گول کلاہ عوشیہ اور کبھی کلاہ پگوشیہ اکثر چین کی ہوتی تھی ایک سفید کرتا چکن کا یا سفید
مٹل وغیرہ کا۔ اور تہ بندہ ازار مخمطط لباس نموی سفید رنگ مرغوب و مطبوع خاطر اقدس تھا جاکر
میں کبھی کاٹھن کی دو ہزر روٹنگ یا کبیل ولبادہ ادنیٰ چوغہ و کٹوٹ و اکثر ایک مرزئی روٹی دار گرم
چوغہ و کبھی عام بھی استعمال فرماتے۔ عید الضحیٰ کے دن خاص لباس زیب تن فرمایا جاتا چکن
کا کرتا اس پر مخمطط صوری اس پر چوغہ لمبی آستین والا اور سر پر علامہ ازار مخمطط کی بھانے پا جامہ
کہ سخت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہے عید الفطر میں بھی یہی لباس مگر بھانے پا جامہ کے بہت
ازار مخمطط۔ تلعین شریف سلیم شاہی یا گراگانی۔

معاشرت

رات کو جس وقت دیکھا گیا آپ کو مصطفیٰ یعنی جانماز پر بیٹھنے کے سہارے بیٹھا دیکھا کبھی لیٹ کر
اہرام فرماتے تو خواب غفلت کی غیند نہ سوتے۔ اگر کوئی آواز دیتا آواز گئے داسے کی طرح جواب دیتا
اور برابر ذکر قلبی کی ادبچی آواز آتی رہتی تھی جو ہر سرور و مسعود ہوتی تھی۔ کھانے کا خوش ذائقہ
ہونے نہ ہونے کا مطلق خیال نہ تھا جو پیش کر دیا تناس فرمایا۔ مقدار طعام متوسط اکثر زمانہ تک

صبح ایک پیالی چاء اور مختصر ناشتہ دوپہر کو کھانا لہجہ طعام کچھ دیر قیلولہ سمہ پہر کو چار کہ صرف ایک پیالی اور لہجہ عشاء رات کا کھانا۔ کھانا قلعی دہر سینی میں پیش ہوا کرتا تھا۔ مجدد شرخوان پر تناول فرماتے اور رقت طعام یہ نشست ہوتی تھی۔ ایک گھٹنا اٹھا کر اور زانو کے چپ زمین پر اور دست چپ زمین پر ٹکا ہوا۔ صرف دست راست سے تناول فرماتے۔ عام نشست بائیں پائی مار کر بیٹھنے کی نہ تھی۔ گارڈ ٹکیہ ہوتا تھا گھر کا ٹکیہ پر ہمیشہ ٹیک نہ لگاتے۔

قبول و دعوت

ہر راہی متقی و پابند شریع کی دعوت خواہ وہ کیسا ہی غریب ہوتا قبول فرما لیتے اور اس کے گھر تشریف لے جاتے۔ مشتبہ طعام قبول نہ فرماتے۔ احیاناً اگر اس قسم کا کھانا کبھی تناول فرماتے تو فوراً استغفر فرما دیتے۔

صفائی پسندی و پابندی نماز

طہارت اور صفائی میں بیخ اہتمام فرماتے مزاج مبادک اندر صفائی پسند تھا اکثر سرد پانی سے غسل فرماتے۔ لباس عمدہ اور ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا تھا۔ زرائع و احوال کی پابندی صحت ہو یا مرض ہر حالت میں فرماتے۔ نماز کسی حالت میں قصا نہ ہوتی سفر ہو یا حضر ان اقامت و جماعت سے حتی الامکان نماز ادا کرنے کا ہمیشہ معمول شریف رہا جمعہ کے دن سفر نہ فرماتے۔ اگر سفر میں ہوتے اور جمعہ واقع ہوتا تو جمعہ کی نماز کے لیے سفر میں وقفہ فرماتے۔ اور ادا کئے نماز جمعہ کے بعد ہر روز سفر فرماتے۔

بیماری کا علاج

بیماری میں کبھی دوا استعمال فرماتے اور کبھی نہیں۔ مبالغہ میں کوئی خاص اہتمام نہ ہوتا جس نے کوئی دوا یونانی یا ویدک وغیرہ پیش کر دی استعمال فرما لیتے۔

پابندی ممولات

بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ممولات شریف کی آپ نے پابندی ہر حالت میں فرمائی ہے۔ آخر جمعہ میں تو عالم ہی دوہرا تھا۔ آفتاب نصف النہار کے مانند آپ کے انوار و برکات حاترین کو مستفیض فرما لے گئے۔

آپ ہمہ تن محبت تھے۔ آپ کے فیضان محبت سے دلوں میں در و در محبت الہی پیدا ہو جاتی تھی۔ بشمار طالبین مولا اور اہل حاجت قریب و بعید سے بکثرت آتے اور آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے مقاصد کو پہنچتے۔ آپ کا طریقہ تادریہ شریف شرب الوالعلائی حشّتی منعمی شریف ہے۔ مذہباً آپ سنی حنفی۔ عملاً آپ سلسلہ عالیہ تادریہ شریف میں بیعت فرمائے اور طریقہ الوالعلائی حشّتی شریف کے موافق تعلیم ذکر اذکار اشغال و توجہ عطا فرماتے آپ کی توجہ کا یہ عالم کہ جس کو نظر دیکھ لیا متوالد و شیدا بن گیا۔ اور اس میں جوش و خروش و جدائی کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ اکثر ایسا ہوا کہ کسی جلسہ میں ایک دو مردوں کو سامنے بٹھا کر آپ نے توجہ دی اور سب حاضرین میں و جدائی حالت پیدا ہو گئی اور سب مرید و غیر مرید تڑپنے لگے۔ حلقہ سماع سے آپ کو زیادہ رغبت تھی۔

حالات قیام لکھنؤ

حکیم اعلیٰ حضرت سیدنا غفر العارفین رضی اللہ عنہ ۱۲۰۴ھ میں پہلی مرتبہ آپ لکھنؤ تشریف فرما ہوئے۔ اقل مددربانہ کی مسجد بوسومہ محلہ خاں میں چنانچہ قیام ہوا۔ زوال بعد بالو عبدالعزیز صاحب اسٹیشن ماسٹر نے اپنے جائے قیام پر مدافع مسجد بازار میں نہایت آئندہ و انتہا کے ساتھ کچھ روز بھان رکھا۔ پھر مثنیٰ عوض علی صاحب کی التجا ایران کے بالاخانہ پر تقریباً

ایک سال مدفن افروز رہے۔ ایک سال کے بعد محمد نفعی خاں صاحب کے والد خانہ پر رونق افروز ہوئے اور اسی جگہ دفن ہوئی۔ محمد نفعی خاں صاحب عورت چنے میاں صدر بازار میں بہت معزز و شریف النہاں حضرت قبلہ مدنی زادہ کے عاشق مرید و غلام خاص ہیں حضرت کی خدمت کا سب میں مذیدہ شرف چنے میاں کو حاصل ہے۔ حضرت کے مدفن افروز ہو سکے شہر لکھنؤ صدر بازار طیمو میں بکثرت مردان فنی و نجوم میں مبتلا تھے۔ مے نوشی، قہار بازی، برکاری ان کا شوالہ تھا۔ حضرت کے قدم بیمنت لازم کی برکت سے تھوٹے عرصہ میں منیات تبدیل بہ حنت ہو گئے۔ اور مسلمانوں کی حالت میں انقلاب عظیم واقع ہو گیا۔

ہزار پابندگان خدا داخل سلسلہ عالیہ ہو کر حضرت کے حلقہ جگوش ہو گئے۔ جس کو ایک صحبت بھی نصیب ہو گئی وہ بھول کر بھی برے کاموں سے قریب نہ گیا بعض بعض ایسے شیخیوں بھی تھے کہ دن رات ان کا مے نوشی سے ہی کام تھا۔ ذرا سا الش چاہ پانی عطا فرما یا اور حالت بدل گئی پھر مے نوشی کے قریب بھی نہ گئے اور پابند صوم و صلوٰۃ ہو کر مذاہب پر مبنی علانہ اپنی بنا گئے۔ مسئلہ ملی داد خاں، امیر خاں، لواب و وزیر خاں وغیرہ وغیرہ۔

لکھنؤ در لاج میں ہر آدمی آدمی حلقہ جگوش مرید ہو کر کفر المرام ہوئے۔ حضرت محمد عبد اللہ صاحب و حضرت حافظ احمد علی صاحب و حضرت عبد الحمید شاہ صاحب، حضرت محمد نفعی خاں صاحب عورت چنے میاں صاحب اور حاجی محمد زبیر صاحب و شیر احمد صاحب و عبدالرزاق صاحب محمد علی الدین صاحب و امیر خاں صاحب و ملی داد خاں صاحب و کبیر احمد صاحب و صغیر احمد صاحب و سید قربان علی صاحب و سید محمد علی صاحب و مولانا فرزند محمد صاحب و ہدایت اللہ صاحب و نظام الدین صاحب و عنایت حسین صاحب وغیرہ حضرت قبلہ کے جاندار مرید ہیں۔ چنانچہ محمد وزیر صاحب سے حضرت قند بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ جناب حاجی وزیر محمد صاحب کی اوقات خدمت کے موقعہ پر اکثر کلمات کا حضرت سے ظہور ہوا ہے۔ ایک مرتبہ حاجی صاحب حضرت کے ہمرکاب امیر شریف حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ نے کام زندہ نقد و پدم جات اپنے پاس سے در حاجی وزیر صاحب سے لیکر قیوں کو بخش دیا۔ عرس شریف ختم ہو جانے پر حکم فرمایا کہ حاجی صاحب رخصتی ہوئی، شیش چلو حاجی صاحب سخت متروک تھے کہ کلاہریل کے لیے ایک پیہ نہیں ہے کس طرح سفر کر سکتے ہیں آپ ملین اور لبشاش رخصت ہو کر اسٹیشن کے مسافر خانہ میں بستر بچھا کر رکھو۔

حاجی صاحب بیٹھ گئے۔ ریل آنے سے قبل ایک اجنبی آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کو کہاں جانا ہے۔ فرمایا کھنؤ کچھ دیر بعد اس شخص نے ڈنکٹ انشٹر کے حاضر حضور کر دیئے اور خود بھی اسی گاڑی میں وہ شخص سوار ہوا۔ راستے میں کھانا وغیرہ بھی حاضر کیا۔ گاڑی کے اسٹیشن پر پہنچ کر عرض کیا کہ مجھ کو یہیں اتارنا ہے اور پانچویں بطور نظر پیش کے حضرت نے نذر قبول فرما کر حاجی صاحب سے فرمایا کہ تم بہت متفکر تھے کہ کوئی تحفہ وغیرہ یوں کے لئے اجیر شریف سے نہیں لاسکے۔ اب خرید لو۔

غوث کا مرتبہ

کھنؤ شریف میں ایک بزرگ جناب مولانا شاہ صاحب مرید (حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ) رہتے تھے حضرت مولانا شاہ صاحب کو ہمارے حضرت قبلہ سے بھی بہت زیادہ محبت تھی۔ اور بسا اوقات خدمت مبارک میں حاضر ہا کرتے تھے۔ مولانا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے چند مرتبہ حضرت کے اعضائے جسم مبارک ہات کو الگ الگ دیکھے۔ مولانا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ تہجد کے وقت میں حضرت کی خدمت میں کمرہ بالا خانہ پر حاضر ہوا باہر سے کمرہ کا دروازہ بند تھا اس لئے دروازہ سے باہر خاموش کھڑا ہو گیا کھڑی دیر گزری ہوئی کہ اندر سے حضرت نے آواز دی کہ مولانا شاہ سر دی میں باہر کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ۔

جناب محمد خاں صاحب رئیس صدر بازار جو نہایت راست گو پابند موم صلوٰۃ متشرع آدمی ہیں ان کو حضرت قبلہ کی صحبت کا بہت زیادہ ثمرات حاصل ہو چکا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں جب کبھی رات کو کسی وقت کمرہ پر حضرت کی خدمت میں بعد بارہ بجے شب کے حاضر ہوا حضرت کو مصلیٰ یعنی چار ٹھکانہ پر مراقب یا مشغول نماز دیکھا۔

جناب محمد خاں صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ حضرت میں چار باتیں عجیب و غریب دیکھی گئیں۔ آپ جیسا خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ راستہ چلتے سب سے بلند بالا انہرے اس کوئی شخص مستغنی یا تنہا پیش کرتا تو اس کو رکھتے نہ تھے۔ اسی وقت تقسیم فرمادیتے۔ توجہ آپ کی ایسی زیر دست کہ ایک مرید کو توجہ دیتے۔ مگر جاں سب حاضرین پر

ضرر ہو جاتا تھا۔ اس جلسہ میں مرید غیر مرید جس قدر آدمی موجود ہوتے ضرب کی آواز سے سب بخود دست ہو جاتے۔ اور تڑپنے لگتے تھے۔

ایک مرتبہ مریدوں کو قوجہ دے کر مسجد سے باہر نکلے دروازہ مسجد کے قریب ایک ہندو بیٹھا تھا آپ کا دامن اس کے جسم سے مس ہو گیا۔ معاذ ہندو نص کرنے لگا بہت دیر تک اس میں جوش و خروش رہا۔ جب آپ نے اس کے سینہ پر دست شفقت لگایا تب اس بجا ہوئے۔

جب محفل قوالی منعقد ہوتی تو فطرہ محبت سے غیر مسلم اشخاص بھی محفل کے کنارے بیٹھے اور جس وقت جوش و خروش کیف شروع ہوتا تو غیر مسلم بھی حضرت کے دریاغے نیپن سے سیراب ہوتے ان کو کیف پیدا ہو جاتا اور تڑپنے لگتے۔ جب حضرت دست شفقت لگاتے تو اس بجا ہوئے۔ ایک مرتبہ مولانا فرزند صاحب کے مکان پر محفل سماع منعقد ہوئی۔ جنابی باہر تشریف محفل میں آئے تھے حضرت کو ان کا خیال اور باطن سے منکشف ہو گیا حضرت نے ایک نظر ان کی طرف دیکھ لیا دفعتاً ان میں ایسی تڑپ پیدا ہو گئی کہ بہت دیر تک اچھلتے رہے ان کے کپڑے بھی پھٹ گئے جب شستہ دھانہ ہو گئے تو حضرت نے دست پس رکھ کر مس کیا جوش میں آکر حقہ بگوش ہوئے اور اپنے خیالات سے توبہ کی۔

استقامت احتیاط اور اسراف کی ممانعت

عہدہ بازار لکھنؤ میں عبدالحمید شاہ صاحب حضرت قبلہ کے عاشق مرید تھے مرن کا ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۶ھ کو بجا رخصۃ نالچ انتقال ہوا ہے خوش قسمتی سے حضرت رضی اللہ عنہ فون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ دربار عالی مرزا لکھنؤ شریف سے لکھنؤ واپس تشریف فرما ہوئے اس خوشی میں عبدالحمید شاہ صاحب نے یہ مسکین کو نقد و جنس خیرات کیا اور حضرت کے لئے بیش قیمت لباس تیار کرایا اس کے ساتھ ماہ نما کلاہ۔ جب حضور میں سب سلمان پیش کیا گیا۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمایا۔ اور ارشاد ہوا کہ اس میں اسراف کیا گیا ہے ہم نہ لیں گے۔ صرف ایک پتھر کی جو بطور نذر ہدیہ ہمراہ لباس پیش کی گئی تھی قبول فرما کر اسی وقت یتیم خانہ بھجادی

استقامت و غربانوازی

ایک مرتبہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب زولہ صاحبہ عبدالحمد شاہ صاحب نے حضرت سے اپنی
کی کہ آپ بزمانہ قبیہ نکھو میرے مردانہ مکان پر تشریف لے کر رہیں آپ نے یہ
کہہ کر نکال دیا کہ آپ کا مکان فرش و فرش سے آلاستہ ہے اور بہت صاف
نکھو قبیہ فرش اس میں بچا ہوا ہے یہ نفیر آدمی میں ہمارے پاس زمینیں غریب سب آدمی
لے جاتے ہیں۔ غریبوں کے میلے کپڑوں سے آپ کا فرش خراب ہو گا اور کپڑا کیلین
محسوس کریں گے اس وجہ سے ہم آپ کے مردانہ مکان میں ٹھہرنے سے مجبور ہیں۔

حضرت نے کہہ کر یہ میں جوں تک کسٹھ تعظیم بنارس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مولانا
مکان میں کام کر رہا تھا دفعتاً شبیہ مبارک حضرت کی میرے سامنے آئی اور آواز سمع
ہوئی کہ کل رات نہجے دن کو ہم آجادیں گے۔ دوسرے روز اسی وقت آپ بٹ بندس میں
میرے مکان پر تشریف فرما ہو گئے۔

گرامت :- ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک اجنبی مولوی صاحب حاضر ہوئے اور
مدقات کے بعد بے سلسلہ کلام یہ عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علف الاعظم سیدنا پیر
محمی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے حکم سے مرقن کو زندہ کر دیا تھا
میت ہلاری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ مولوی صاحب کا اعتراض مستکر حضرت کو خوش پیدا
ہو گیا۔ فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے وہ طاقت عطا کی ہے کہ اب بھی ہزاروں لاکھوں مردوں
کو زندہ کرے ہیں اور قیامت تک زندہ کرتے رہیں گے۔ حضور کی بلند آواز سے مولوی
صاحب میں ایسی تڑپ پیدا ہو گئی کہ دیر تک زمین پر لوٹتے رہے جب جوش بجا ہوئے تو
اپنے خیالات سے توبہ کی۔

گرامت :- ایک مرتبہ جہدہ نفا صاحب باشندہ شریا کھانا جو چند ماہ سے مرضی بچش
میں مبتلا تھے حاضر ہوئے اسی وقت ان شخص نے مرقن پر اپنی پیش کی حضرت نے جہدہ نفا
کو دے کر فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ ایسا ہی ہوا کہ زندگی سے بالوس اور
نا امید تھے اسی روز سے بچش جاتی رہی صاحب تک زندہ ہیں اس کے بعد اس مرضی میں
مبتلا بھی نہیں ہوئے۔

کرامت :- ایک مرتبہ ہندو عرس حضرت قطب عالم قدوم شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 میرے حضرت قبلہ آپ کے سر پر جو بی جناب حافظ مقبول احمد صاحب بنارس ایک گھرو میں دہلی شہر
 میں مقیم تھے ایک شب حافظ صاحب کسی ضرورت سے تہجد کے وقت حجرہ سے باہر چلے گئے۔
 حضرت قبلہ اس وقت جانناز پر مراقب تھے اور لائین روشن تھی جب حافظ صاحب باہر
 سے واپس آئے اور کناڑ کھولے تو کپڑے دیکھتے ہیں ایک شیر ببر مصلے پر بیٹھا ہے حافظ صاحب
 گھبرائے اور واپس چلے آئے۔ بخور ڈی دیر بعد اندر سے آداس آئی کہ حافظ صاحب زندہ نہیں
 ہم موجود ہیں۔ یہ کیفیت حافظ صاحب لے رہا علی میں حضرت سیدنا فخر العارفین رحمہ کی
 خدمت میں عرض کی حضرت نے فرمایا کہ (حضرت محمد نبی صفا شاہ صاحب) اسد ہیں۔ اس دن
 سے آپ کا قطب اسد جہانگیری ہو گیا۔

کرامت :- حضرت قبلہ کی ایک مریدہ نصیب شاہی کی رہنے والی پر عمرہ میں سال سے
 جن کا اثر تھا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلا تھیں۔ ایک روز حضرت کی خدمت میں زمانہ
 مکان کے اندر حاضر تھیں۔ آپ کے بعد ایک رہنما بقیہ لگایا اور بیباک گفتگو شروع کر دی
 آپ سمجھ گئے کہ یہ جن کا اثر ہے۔ آپ نے جن کو حق طب کر کے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ
 یہ ہماری مریدہ ہے اس کا بچھا چھوڑ دو اسی میں خیر ہے۔ اس وقت سے بعد کو بارہ سال تک
 وہ مسافہ زندہ رہیں پھر جن کا اثر نہ ہوا۔

کرامت :- ایک مرتبہ مولانا درندہ محمد صاحب کے مکان پر حضرت کی دعوت ملے
 ہوئی انہوں نے صوفی آٹھ سو آدھ سو کے لائق کھانا تیار کرایا تھا مگر وقت پر تھوڑے آدمیوں سے
 زیادہ جمع ہو گئے یہ دیکھ کر مولانا پریشان ہوئے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم مطمئن رہو فکر
 نہ کرو ہمارے حصہ کا کھانا تم ہم کو دے دو ہم خود تقسیم کر لیں گے جب کھانا حضور میں پیش
 ہوا تو آپ نے دیگیوں پر اپنا مدق ڈال کر اسٹ لٹا دیا کہ سب کو کھانا کھانا شروع کر دو
 سب میرے ہو گئے جب کچھ کھانا باقی رہ گیا جس کو درندہ محمد صاحب کے متعلق نے خوب سیر ہو کر
 تناول کیا۔ اس قسم کے معجزات کا کھنڈہ شریف میں دھڑلہ چرچا ہو گیا تھا کہ صاحب خانہ نے
 اس ہندو آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرایا اور وقت پر سو ڈیڑھ سو آدمی جمع ہو گئے مگر
 حضرت کی دعا کی برکت سے اتنا ہی کھانا سب کو پلا ہو جاتا تھا۔ زیادہ آدمی جمع ہو جانے کی
 وجہ یہ تھی کہ تمام خدام حضرت کے پر دانہ دار نشا رہتے تھے۔ ان کو تاب نہ آتی تھی

مئی کہنے کی طبع سے نہ جانتے تھے بلکہ خدا جل کو جدار من کو لٹھ کھا۔ میزبان یہ سمجھ کر کہ
حضرت کے ہمراہ آٹھ دس آدمی آجاریں گے اتنا ہی کھانا تیار کرنا اور حضرت کے تشریف
لے جانے کے بعد جس کو خبر ہوئی کہ حضرت آج فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں کشت
کشتاں پہنچ جاتے اور وہ پدار فینن آٹھارہ سے اپنی آنکھیں روش کر لے۔ حضرت کی عادت
مبارک یہ تھی کہ جتنے آدمی کھانے کے وقت موجود ہوتے سب کو اپنے ساتھ دسترخوان
پر بیٹھا کر کھانا کھلائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہوتا تھا کہ حضرت سے یہ کرامت ظاہر
ہو جاتی تھی یہ نہیں مقرر کا کھانا صد ہا آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا تھا۔

اعتراف و استقامت :- بنارس شہر میں سلسلہ علیہ کے خدام کثیر اجتماع میں
اور ہائے قبلہ رحمت اللہ علیہ سے انتہائی محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ مگر آپ اس قدر
عدالت کا برتاؤ فرماتے کہ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ آپ کے پاس زادراہ بھی ہے یا نہیں
ایک مرتبہ آپ دربار عالی چانگام شریف سے واپسی میں بنارس تشریف فرما ہوئے چند
روز قیام فرمایا اس مرتبہ آپ کے پاس زادراہ ختم ہو چکا تھا۔ لیکن کوئی صاحب مطلع نہیں
بودے اور آپ محفی طور سے ایشیئن پر چلے آئے جب ریل کدورت ہوا تو ایک اجنبی شخص
نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں آپ نے لکھنؤ فرمایا۔
اس جہتی کوئی نے ٹکٹ لا کر حاضر کیا اور آپ ریل میں سوار ہو کر لکھنؤ آ گئے۔ جب بنارس
کو آپ کے اس مرح تشریف لے جانے کی خبر ہوئی تو سب نے انوس کیا۔

کرشمہ :- ایک مرتبہ ایک ضعیف عورت نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ
میں نے مت اللہ علیہ میں ایک اثرنی کفن دفن کے لئے جمع کی تھی وہ ایک ہفتہ ہوا گم ہو گئی۔
میں نہایت غریب و مفلس ہوں آیت دعا کروں کہ اثرنی مل جائے حضرت نے ذرا توقف
سے فرمایا کہ تم اپنے مکان مسکنہ کے صدر دروازہ کے پاس تلاوت کرو۔ ہم دعا کرتے ہیں
یہ سکر ضعیفہ چلی گئی ایک گھنٹہ کے بعد واپس آ کر عرض کیا کہ یہاں سے واپسی کے وقت
صدر دروازہ کی چوکھٹ سے ٹھوکر لگی اور میں گر گئی جب سنبھل کر کھڑی تو اثرنی میرے گھٹنے کے
سامنے موجود تھی یہ آپ کی دعا کی برکت سے گمشدہ اثرنی ملی ہے۔

آپ سلام و طیک میں ہمیشہ سبقت فرماتے بڑا چھوٹا کوئی آدمی جو مزاج پرسی کرے
بہایت خوب و شفقت سے گفتگو فرماتے تھے۔

تہذیب حسن بخت پر چلنا ہیست عزیز
 حسن و خلق : کھوینے آپ کے مردوں دھڑوں کو آپ کو ملتی گئی تھی۔ جب آپ
 دوسرے فرما لے تو محض سماع و دعوت طعم کی اس قدر زیادتی ہو جاتی تھی کہ ہفتہ پھر اٹھنا
 نہ مرتبہ آپ کا عزم سفر حضرت حمید عافری کے لئے ہوا۔ خلاصوں نے نہ تقدیر و سلسلہ
 شروع کر دیا۔ جب نیدرہول گزرتے تو آپ نے ملائی کے لئے تیاری کا حکم فرمایا کہ اب
 روز دعوت مسعود ہوئی۔ آج تمام کو ہم چلے جائیں گے۔ چنانچہ بعد تین طعم شام کو
 پیش پیش جانے کے لئے تاگہ میں سو رہے اور ایک فرما لگے تاگہ جا چکا تھا اس
 وقت جا رہا تھا روئے غیر لے لے کا یہ حیلہ لگا لگا کہ ایک دس سالہ روئے کو تاگہ کے بجائے
 یہ اس روئے کے حضرت کو بلانا شروع کر دیا۔ آپ نے تاگہ پھر کر دریافت کیا کہ کیا
 کو روئے کے من مبارک لکھ دیا آپ تاگہ سے اتر آئے روئے کا صدمہ کی طرف چلے
 گئے کہ جن کے بیچ تک آپ آئے سب صدمہ و دانہ مارا تلو ہوئے۔ آپ سے لکھی گئی
 ہم بیعت آجائیں گے ہم لوگ صبر و ادب و مسعود و شریف لے گئے۔

گواہت : جبلاخان صاحب کی زمین کی مشن کہ منہ بر ملی کے علاقہ میں تھی۔ اور
 سنوت ریست ہم پر میں دیگر شکار بالندگان ضعیف بر ملی اور ان کا حصہ بھی زیادہ تھا۔
 میں جب سے پہلا قال نامید ہو رہے تھے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
 کہ میں طاب ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ مالندہ ذرا سی تہا ہی ہوگی جو وہاں کے ہیں
 برکتیہ نام کے بدرد جب قدم ترقی ہو انہاں ہی میں جیلاخان کی کمرانی کا حکم ہو گیا۔
 فوراً اٹل سے منکشف ہو گیا۔ ایک مہرہ خفت قبلہ راہنکی تہا ویدہ شریف
 لے گئے۔ جبلاخان صاحب تہا لے گئے انھوں نے واسطہ کا کھانا بھلا لیا۔ حضرت نے فرمایا
 میں کھانا بہت سے گا اس کو لے کر آئے لیکن یہی ہو صلاح جیسوڑی سے تقریباً پندرہ
 میل راستہ ملے ہوئے پر موضع جو اہر لوی جاتا ہے جب اس بستی کے قریب منہ کی
 ساری پہنچی سے ٹوٹتی ہے یا بہرینہ معز میں مستقبل کے لئے حاضر تھے ملکوں کے اہل کو کوئی
 اطلاع میں دی گئی تھی وہ لگ بھایت جی سہاقت اپنے مکان پہلے گئے اور قاطر واضح
 کی بعد تین دن طعم آگے سفر اخفیہ فرمایا۔ اور ساتھ کا کھانا اسکیوں کو تفہیم کر دیا
 گواہت : ایک تہہ جبلاخان صاحب سے دیون حافظہ کی غزل پڑھنے کیلئے

ارشاد ہوا انھوں نے عرض کیا کہ میں معذور ہوں میری مستقل فارسی میں کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا پڑھو پڑھ سکو گے اور چہلا خاں کے بیٹے پر دست مبارک مس فرمادیا۔

اسی وقت چہلا خاں کی مستقل فارسی میں ایسی ہو گئی جیسے منتہی ہوتا ہے۔ اب تک ان کی یہ حالت ہے کہ فارسی زبان میں اچھی گفتگو کر لیتے ہیں۔ اور اوق فارسی ان کے سامنے بہت سہولتی ہے۔ ایک روز حضرت سید ابوالحسن شاہ صاحب بریلوی رح نے اپنے مریدوں کے مجمع میں فرمایا کہ حضرت نبی رانا شاہ صاحب قبلہ کی فقیری و درویشی و پیری و بریدی کا عروج اس وجہ سے ہوا ہے کہ عالم فاضل خوبصورت خاندانی لحاظ سے معزز ہیں حضرت قبلہ کے درویش کسی شخص نے تذکرہ کر دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میرا صاحب مجھے نہیں۔ اس میں کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ دولتندی و خوبصورتی و علوم ظاہری و قومیت کا کام ہے یہ ایک نسبی معاملہ ہے۔

امرا سے بے نیازی :- ایک مرتبہ حضرت قبلہ رام پور محلہ گنج قدیم اپنے مرید عزیز خاں عرف بھورا خاں منصرم فیلیا نہ کے مکان پر قیام پذیر تھے بناب صاحب جزاءہ تھیں وہ بہادر حضرت کی تشریف آوری کی خبر پاکر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اپنے مکان پر لے جانے کی انتہائی کوشش کی حضرت نے ان کے مکان پر جانے سے انکار فرمادیا۔ پھر صاحب جزاءہ صاحب نے توجہ کی درخواست کی حضرت قبلہ نے ان کو توجہ سامنے بٹھا کر دی تھی۔ جس کے اثر سے وہ گھنٹہ تک صاحب جزاءہ صاحب بے ہوش رہے در بہت زیادہ تڑپا کئے حواں کرت ہوئے پر اپنے مکان کو چلے گئے۔ اس واقعہ کے بعد صاحب جزاءہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم صدیق درویشوں سے ملے اور بہت فیوض سے توجہ لی مگر ایسی زبردست توجہ ہم نے کسی کی نہیں دیکھی

امرا اور رئیسوں [جناب ثواب سرسليم شہ خاں صاحب بہادر نواب ڈھاکہ حضرت احتیاط بے نیازی سے انتہائی محبت و عقیدت رکھتے تھے جب حضرت قبلہ اور بار عالی جائگام شریف حاضری کیلئے بجلا کا سفر اختیار کرتے تو نواب صاحب ڈھاکہ کو کسی نہ کسی طرح سے آپ کے سفر کی اطلاع ہو جاتی تھی وہ نہایت آرزو و التماس کیلئے حضرت کو ڈھاکہ لے جاتے۔ نواب صاحب حمد و رح حضرت کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ ڈھاکہ کے بڑے بڑے رواد حکام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے

جب تک حضرت اشدہ نہ فرماتے وہ سرقد کھڑے رہتے تھے۔ نواب صاحب کا بھی یہی
 رشتہ تھا اور حضرت قبلہ کی محبت سرایا پر کس سے سعادت دہرین حاصل کرتے تھے
 نواب صاحب کے خاندان کے بہت لوگ حضرت کے حلقہ بگوش مرید بھی تھے
 ایک مرتبہ سردی کے موسم میں نواب صاحب کے یہاں کثیر سے پشم کے سوداگر
 آئے نواب صاحب نے ان کو حضرت کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ آپ
 بھی گرم کپڑے پسند فرمائیں اہل آپ نے انکار فرمایا جب زیادہ اصرار ہوا تو آپ نے
 تخمین ایک ہزار روپے کی قیمت کا پشمینہ اپنے کمرے میں رکھنے کا حکم فرمایا۔ نواب
 صاحب نے اس کی قیمت ادا کر دی۔ دوسرے روز حضرت پیران پیر دستگیر پرمجی
 ابن سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کی تقریب میں آپ کے قیامگاہ پر
 محفل سماع منعقد ہوئی۔ آپ نے وہ کام پارچہ جات پشمینہ وغیرہ وزر نقد اپنے
 استہالی پارچہ جات اور قیمتی گھڑی سب سامان جو شش میں توالوں کو عطا فرمادیا
 ۔ نواب صاحب اکثر حضرت کی استغنائی دستخداوت اور دنیا سے بے نیازی کی لہروں
 نے سامنے تشریف کیا کرتے تھے۔

گراہیت :- اکثر آسیب وہ حضرت کی خدمت میں حاضر کئے جاتے۔ آپ
 حکم فرماتے کہ ہمارے نعلین مریض کے سرو سینہ سے مس کر دو۔ نعلین مبارک مریض
 کے درد کی جگہ یا آسیب زدہ کے سرو سینہ پر لگانے سے اسی وقت درد جاتا رہتا
 تھا۔ اور آسیب ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا تھا۔

حضرت کی دعا کی برکت سے ہر شہم کے مریض صحتیاب ہو جاتے تھے۔ وہ من
 دتا ہو آنا اور آپ کے پاسے۔ بارگاہ نعلین مبارک درد کی جگہ لگا دیتے یا پانی دم
 آرک پلاہیت صحت ہارمت جو چہ باتا تھا اکثر لاعلاج مریض حضور کی دعا سے تندرست
 ہو جاتے تھے۔ حضرت فاضلہ جب باہر سے زمانہ مکان میں تشریف لائے والدہ صحت
 نہ تھیں کسی کی کہنے اور فرماتے کہ والدین بڑی نعمت ہیں ان کی خدمت موجب رخصت
 مندی خلا و دروں صلح ہے۔ مسمی خدا بخش صاحب سنہ بہ طیب خاطر نوجوانی میں
 ادا محمد الف خال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پسند میں ہمنو سے روگردان
 نور قبول اسلام کیا تھا۔ اور مدت العمر ان کی خدمت میں رہے دادا صاحب مرحوم نے

مشق اپنی اولاد کے ان کو سمجھا صلاں کے سب لوگ ان کو عزیز بناؤں کی طرح سمجھتے رہے۔
 وہ سب ان کی عظمت کرتے تھے۔ حضرت قبلہ بھی ان کو ہی کے نقب سے حق طلب فرمایا
 کرتے تھے اور سلام کرنے میں سبقت فرماتے حالانکہ خدا کی بخش صاحب مروج اپنا تعلق
 سے چند سال پیشتر حضرت قبلہ کے مرید ہو چکے تھے۔ جب حضرت مروج سلام میں سبقت
 فرماتے تو وہ عرض کرتے کہ میں ہر طرح آپ کا حق ہوں گے نہ دیندہ نہ فریاد کیجئے خدا کی بخش
 صاحب بڑے خوش نصیب کے جب ان کو مرض الموت لاحق ہوا حضور دولت مراد میں
 لافن خیرند تھے۔ نزع کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ جب انتقال ہوا ہے تو خدا کی بخش
 صاحب کا سر حضرت کے ناف سے مہرک پر تھا اور اظہار کی حضرت کے چہرہ اور پر
 سنا سنا حضرت قبلہ فرمایا کہ تم نے تھے کہ دنیا کا اختصار بہت ہے جس قدر دنیا کے
 معاملات میں وسعت ہوئی ہے پریشانیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بندگان خدا کی حالت
 اچھ معاملہ سہی کی کے ساتھ نہیں ہو سکتا ہے حضرت قبلہ نے فرمایا: بیعت سے کچھ طلب
 نہ ملے۔ ضلکی محبت میں ایک بیٹل الفہم عہدہ مناسبت نواب صاحب صاحب کو ترک فرمایا
 یا تھا اور عبادت اور یاد میں مجاہدہ تسلیم و تقین بن حمل خدا میں خرمک مشغول رہنا
 رہے۔ والد صاحب مروج کے ترکہ سے واجداد اور زمینداری بھی اسکی مفتی سے جتن
 بحدیج صاحبہ یعنی حرم محترمہ حضرت قبلہ گروہ کرتی تھیں۔ سی میں وہ لوگوں کی خاطر درازت
 ہوتی تھی یہ اش کی رحمت اور بحدیج صاحبہ کی سیتہ بندی کا ثلث تھا کہ بھی مختصر
 حق میں گرامہ گرایہ جاتا تھا۔ اور قرضہ بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ مریدوں سے نذر نیا ریت کا
 بھی طریقہ مبارک نہ تھا۔ اگر کسی مرید سے نذرانہ پیش کیا تو پہنچے یہ اندازہ ذرا ہی جانا
 تھا کہ قبول کرنے سے نفی اس مرید کا نام گو نہ ہو گا ایسی حالت میں محبت کی باہیں
 کر کے واپس کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر یہ نذرانہ ہو کہ نذر قبول کر لے سے مرید کے ذوق
 میں زیادتی ہو جائے گی تو نذر پیش کر دہ قبول نہ کر مستحقین کو کسی وقت عنفرمائے تھے

حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے بعض امتیازی حالات

حضرت سیدہ: نذرانہ دین اعلیٰ حضرت چالٹے می رضی اللہ عنہ کی خدمت پر بیکت میں
 جن نے مستان درجہاں سے جو صاحب مرزا کھل شریف حاضر ہوئے ان کے زور

حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ ہمارے حضرت قبلہ روحی فہم کے متعلق کثیر اشادات فرمایا
 گئے تھے۔ رقم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ دربار علی مریا کھل شریف جناب حضرت دادا
 صاحب قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ زیارت ہوا تھا اور ڈیڑھ ماہ تک
 مری دربار شریف کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ ہم لوگوں کو
 محبوب فرما کر روانہ ہمارے حضرت قبلہ سپر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی توفیق و نصیحت بیان
 فرماتے اور جب تک حضرت قبلہ کا تذکرہ فرمایا جاتا حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ ابدیدہ رہتے
 تھے۔ وقت آباد زبند گریہ فرماتے۔ حضرت قبلہ کے پاس میں ملا تھم کے رہے اور حضرت دادا
 صاحب قبلہ عالم سیدنا فخر الوارفینؒ نے ہزاروں باتیں امتیازی ظاہر فرمائی ہیں ان میں
 سے ستائیس سال کے بعد جو یاد رہیں وہ حوالہ قلم ہیں۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: حضرت محمد بنی رضا شاہ (رحمۃ اللہ علیہ)
 کا قیام لکھنؤ حضرت مخدوم عالم شاہ عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ در حضرت مخدوم شامینا
 صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی سے ہوا ہے۔

ارشاد مبارک حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: حضرت محمد بنی رضا شاہ صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ کے شاہ ولایت ہیں۔

تیسرا ارشاد حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: حضرت محمد بنی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے
 پاس دولت خواجگان کا خزانہ ہے۔

چوتھا ارشاد حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: حضرت محمد بنی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ
 لقب و خواجگی حاصل ہے۔

پانچواں ارشاد حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: ہم نے خواب میں دیکھا کہ لکھنؤ میں عائشہ
 بنتی عمارت تعمیر ہو رہی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ مکانات حضرت محمد بنی رضا شاہ
 رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے تیار ہوئے ہیں۔ تو ہم سمجھ گئے کہ محمد بنی رضا شاہ آدھ کے
 بدشاہ ہیں۔

محمدؑ ارشاد حضرت سیدنا فخر الوارفینؒ: ہمارے یہاں ایک نیک نخت بی بی نے
 خواب دیکھا کہ ہم کو حضرت محمد بنی رضا شاہؒ کو دینا اٹھا کر ہندوستان لے جا رہے

ساتواں ارشاد۔ حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم کو عالم رویا میں معلوم ہوا کہ حضرت محمد نبی رضا شاہ نے بہاری رحمہ اللہ کو حرم محترم یعنی صدیقہ خاتون کی والدہ کے پلنگ پر جس طرح بچے سوتے ہیں سو رہے ہیں ہم نے خیال کیا کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہے چنانچہ اس خواب سے ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آٹھواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم سے یہاں جو تمہیں ارادہ سے آیا وہ لے گیا۔ دیکھو حضرت محمد نبی رضا شاہ جو جھولی بھر کر فقیری لے گئے۔ اب جو لوگ یہاں آتے ہیں کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔

نواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم اور بہاری بالوں کو جس طرح محمد نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھا اس طرح کسی اور مرید کی سمجھ میں نہیں آیا ان کو بہاری خناسیت کامل حاصل ہو گئی۔ اگر ان کو چیل جائے تو ہم نکلیں گے۔ ورنہ ہم کو چیل جائے تو وہ نکلیں گے۔

دسواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سیلاب ہو گئے۔

گیارہواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم ایک مدت تک حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے نوے سر کندھوں تک اس لئے دراز رکھتے تھے کہ سر کے بلال سے وہ بہاے حضرت و میرشد رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ منورہ کی صفائی کیا کرتے تھے بارہواں ارشاد حضرت سیدنا فخر العارفین رضی اللہ عنہم حضرت محمد نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مخدوم الملک شاہ عبدالحق رودلوی رح اور حضرت مخدوم شاہ عینا کھنوی رح رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم علی احمد صاحب کلیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید محمد گیسو دلاز رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ خواجگان عطاء کے رسول سلطان الہند غریب نواز جمیری رضی اللہ عنہ کے آستہ نہ ہاتے پاک سے بے قیاد فیضان باطنی عطا ہوا ہے۔

پند و نصائح

ملفوظات شریف

حضرت قہر پیر وہ شہر روحی فدا کی ہریات رفتار۔ گفتار۔ حرکات مسکنات سے بندگان خدا کو خدا پرستی کا سبق حاصل ہو جائے۔ بسنادقتی انعاموں کے عطا کردہ کے لئے اشارات فرمائے جاتے تھے اس میں سے کچھ باتیں ماقم کو یاد رہیں وہ عرض کی جاتی ہیں۔ فرمایا فرماتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بہ رسالت ہونے کے بعد تمام مہذب کی منہج ہو چکی ہے اس طرح معرفت خداوندی کے لئے بھی سجدہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دوسرے مذاہب کی فیکری کا عالم: سوشل کے سوا عالم جبروت نہایت وغیرہ یعنی علم غیب میں کوئی مدعا نہیں ہے۔ در بلادہ رد و تصدیق رسالت حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جی علی اللہ علیہ وسلم نجات کا بھی انسان کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ پس زندان کو چاہیے کہ دین اسلام اختیار کرے۔ اذکار کان اسلام اس بات پر مبنی و تصدیق ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ماز۔ رندہ۔ سچ۔ رکوع کی پابندی ہونی چاہیے۔ فرمایا گداز مذاہب اربعہ مذہب اسلام میں۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی برحق ہیں مگر بڑی جماعت اس اسلام حنفی فقہ کی پابند ہے اور پہلا جگہ بھی مذہب ہے۔

اور لہذا اللہ کی کفر اسی جماعت سے ہوئے ہیں۔ مذاہب اربعہ مذکورہ کے سوا اور جتنے فرقے مذاہب اسلام میں ہو گئے ہیں وہ سب افراط و تفریط سے ہیں اور جس مذہب میں ہے اس لئے ولہذا اللہ ان میں نہیں ہو سکتے۔ ایسے بدعتیہ لوگوں کی محبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایک دفعہ نصیحت شیخین صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مدرسے میں ایک سائل نے دریافت کیا۔ حضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ عقیقہ میں ہر چار خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک جگہ چلے

زس عہ کوئی باتیں گے۔ اور قرض دار جمید صحت و معاش رہ جائیگا۔ اس لئے امور خانہ
 دہی میں منتظم رہنا چاہئے۔ رئیسوں اور مالکوں کی طرح بیدار نہ رہ پچھ پیچ خرچ کرنے
 اکوہ ہی نہ بنے۔ وہ کسب و پیشہ و حرفہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہئے۔ ذریعہ معاش و معاش
 بت ہونا ضروری ہے پھر متوکل ہونا ہے۔ اگر کسی وجہ سے قرضہ ہو گیا ہو تو اس کو جلدی
 کر دیا جائے۔

فرمایا رضی۔ قوت حلال صدقہ مقال سلوک میں ضروری چیزیں ہیں اور دین کا انتقام
 بہتر ہے۔ اور دنیا کو رفع حاجت کی جگہ نہ رہ وہ وقت نہ دی جائے ادب الگ دینی
 بہ وقت خیال رہے۔ فرمایا رضی مرید کو چاہئے دل صدق اختیار کرے اور بڑا د
 بن شریعت کے ساتھ محبت کا کھے اگر کوئی دشمن ہو اس کے ساتھ بھی محبت سے
 بیت آنا چاہئے الی میں دشمنی کی بونگ نہ آئے دے جس قدر میل در دے گی
 نہ بے آئے گا اپنا نقصان یعنی کہ ورت پیدا ہوگی۔ شریعت و طریقت کو ہر آن
 رہے رکھے۔ ہر تاؤ دنیا و آخرت کے واسطے۔ شریعت ظاہری و قوال و افعال اپنے
 بن عطا و اختیار کرے۔ اگر کوئی مرید اس کے خلاف کرے گا اس کے ذمہ دار نہیں
 بہرین عظام نہیں۔

فرمایا رضی۔ نگاری سے زیادہ کوئی طاقت نہیں ہے۔ مسئلہ المزاج آدمی سر بلند ہو جائے
 سے۔ فرمایا رضی بے شرع فقیر اگر بائے صاحب سمان تک پودہ کرے تب بھی ہم
 اس کے قابل نہیں۔ ایک مفہم لے عرض کیا کہ فلاں مدیش صاحب طریقت نہیں
 تب اس لئے کہ موم و سلوۃ کے پابند نہیں ہیں۔ تم کو ان باتوں سے کیا کام تم کسی کی
 نہ نہ بھدتی نہ نہ بھکو۔ اور تم کو عذر ان کرنے کا بھی حق نہیں ہے۔ یہ ایک قسم کی غمزدی
 ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ اپنے پیران عظام کی مستقل طور سے پرہیز کرنے رہو۔ البتہ
 بے شرع فقیر کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ فرمایا رضی۔ مدیش میں استقلال
 سنی دت۔ ایک ہی حسن و خلق۔ چاہا میں ہونا ضروری ہیں جس میں یہ باتیں نہ ہوں
 یہ کہلائے کا مستحق نہیں ہے۔ فرمایا رضی عزراں خداوندی حاصل کرنے کے لئے سرور
 شدہ کی گرفت مضبوط ہونا چاہئے۔ بغیر اس کے چارہ نہیں جیسی گرفت ہوتی
 یہ کی جلد یا بدیر فائدہ معلوم ہو گا۔

اور ماہ سلوک میں دیکھتی دھرتی و مہا قصبہ و مہا سبب میں۔ دونوں عالم درملزوم ہیں۔
 مے کسی نے نہ کیا کر ساقی کو سونک۔ صورت و شہ سجہ جو یہ رسنہ دل کا
 قرار۔ غم ہم نہانت اندر بردباری کو پسند کرتے ہیں۔ شہ و شغب کو پسند نہیں کرتے۔ اور
 عنایت میں قلب کو دوسرے تعلقات سے غافل رکھنا چاہیے اور حرکات و سکنات
 سے بھی کوئی بات نہ صاف شریعت و طریقت نہ پیدا ہو۔ جو کہ ہمارے خواہر کے خلاف
 ہو نہ ہم نہ وہ مار نہیں اور بنناٹ و جہت و بدعت سے ہمیشہ احتساب و محنت
 چاہیے۔ فرمایا خدا یہ کو صبر و حکم فقیر میں ہی اپنا ہونے سے کام لے لیا نہیں جو مٹے بند
 دنیا داری و دنیا کی خدا پرستی یہ پہلو سے بہتر اور خدا جو نا چاہیے اور بندگان
 خدا سے نہایت اچھ موافق ہونا چاہیے۔ فرمایا خدا۔ نفسانی خواہشات سے ریاضت
 کرنا گہری ہے۔ ایسا رقی سادھو کہنا تا ہے۔ بخش و ہدایت کی نیت سے ریاضت
 کرنا۔ لیکن کوم کا منصب ہے۔ اور شخص اپنے اپنے پیشہ و حرفہ میں رہ کر خدا
 پرستی کرے تو زیادہ مناسب ہے۔ دنیا داری سے لباس میں خدا پرستی سچائی کے
 ساتھ جو اور مختلف فدا کے ساتھ مواجہہ کر کے بناوٹ اور جہت و ارتقاء سے
 کب رستہ دوسرے طرائق کے رنگ و روپ اختیار نہ کرے یہ بات میں اپنے
 قدم کی پیروی متقل طور سے نہ ہو بلکہ ہون چاہیے۔ ہر گھٹ کا باقی پینا سخت
 مضر ہے۔ کسی فقیر و درویش مولوی سے بحث مباحثہ عجزت منظرہ نہ کرے ہر منزلہ
 سے انکساری سے ہیں۔ نہ مہارے انکساری کا برتاؤ رکھے۔ معزز رہا ہے خود و رقی
 ہون چاہیے اور دین اسلام کی خدمت کے لئے ہر مساعی۔ اور وقت و توانی عن اسلام
 نہ رہے۔ دوسروں کو اپنے قول و فعل قابل و باطن و سچائی و ایمان و ایمانیت کو
 ایک کام کرنے اور سوسے کاموں سے اپنے کی رغبت دلانا چاہیے۔ بندگان خدا کو
 ہون و تصور کیے۔ اگر کوئی خواہر صاحب کیوں نہ ہوں خود و مرتبہ کا میل کرے
 و خدا و عزاب ہو جائیں گے۔ اور مسئلہ اول میں اتفاق پیدا کرنے کی سچی کرنا چاہیے
 اتفاق سے ترقی ہوتی ہے۔ اور نفسی تنزلی کا دشمن ہے۔ اتفاق پیدا کرنے
 ترکیب یہ ہے کہ ہر شخص دوسروں کو اپنے سے بڑا اور اچھا سمجھے اور اپنے آپ کو
 سب سے خیر و اعلیٰ و حقیر سمجھے۔ ہر شخص سے بہترین اخلاق کا برتاؤ ہے۔

ہر منہ صحت رہے۔ سب کا خیر خواہ و دعا گو رہے۔

اور ہر کھلائے کا نہ مستحق ہو سکتا ہے جب طمع ہو۔ اور سچا مریض ہے جو
میرے مقابلے میں جان نکست۔ کٹ نہ کرے۔ فریاد نہ مسدود کا پیر نہ تب
رسول کہہ سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تب ہر کھلائے نہیں ہو سکتا
ہے۔ فریاد نہ مستحق کی کھلائے کو خط لکھا جائے۔ نہ وہ یا نہ۔ نہ لکھ سکتا ہے
فلان اصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اور لیاقت و معمولات مثلاً شیخ عظیم کا
پابند رہے۔ فریاد نہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرنا ہے۔ نہ سزا شریف کا
پابند رہے۔ سید کو کہارت سے صاحب سے۔ عزت نفس بجا نہ آتے
تو وہ ہر صفت میں آئے۔ دانی تیز۔ کہ عزت کرے۔ دلاویں کو اذیت نہ پہنچے
اور نہ طبیعت و فقر کے مصائب برداشت کرے۔ حرمت شائع کو نہ وار نہ
جب بنوں کے ساتھ اچھا و ملکہ کرے۔ چھوٹوں کو نصیحت کرنا ہے۔ یہ بیخوش
خصوصیت نہ کرے۔ لوگوں کی حاجت براری میں کوشش کرے۔ دینا کا خیرہ
کوئے سے مدد ہے جو لوگ بد عقیدہ ہوں ان کی نصیحت سے بچے۔ بقدر حقیقت
یہ ہے کہ آدمی اپنے لیے لوگوں کا متلاش نہ ہو اور فنا کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی
مخلوق سے بے نیاز ہو جائے ایک روز آپ شرافتہ الایمان علیہ السلام لا خافی عنہم
و لا خفاء عنہم کی تحریر میں فرمایا کہ خدا کے دست (دایا) وہ ہیں جن کے ہاتھ
مرد و شہداء کے سینے کا نہیں ہے اور مطالب و قاصد فوت ہونے سے وہ
غماک نہیں جھٹ میں۔ ارباب الشرف میں جس کی طاقت سے نہ ملد آوے۔ اور وہ
اپنے نفس کے غلات کام کوئے ہوں۔ یعنی خدا کی نصیحت میں نفس کافی کریں۔ لیکن
حسب شرایت اور برہنہ طاقت میں ان کا ظاہر حکام شرع سے آراستہ ہے
ادب کا باطن انوار نظرت پیوستہ ہے۔

ادب اللہ کو سمجھت و فہم میں کوئی خوف نہیں ہوتا اور بزرگ قیامت کے
ہوں سے وہ غمگین نہ ہوں گے۔ آری میں ادا کا یہ خوف نہ میرے کار مستحق بھی
دیانے میں۔ بعد اس کے کہ جو توفیق یافتہ ہوں ان کا توفیق اللہ و غور حضرت
احمدم۔ نبی اولیاء اللہ کے واسطے خوشخبری ہے کہ ان کی دیا میں وہ نہ تیری جو رسول کریم

اساتذہ کرام کی زبان ان کے بارہ میں گزری۔ دیدہ و نظر کا دھندلہ دھندلہ ہونا ہی ہے
 ایسی کوہ شامیں ہیں۔ دنیا میں معرفت حقہ میں سرگدازی کا خدمت یہاں معاہدہ کا سحر
 وہاں مشاہدہ کا لہر۔ یہاں صفا اور صفا اور صفا اور صفا۔

انہوں میں ہر شے کوئی شے است۔ نذر عینہ انہیں خائے لڑیں است
 ایک مذوق مستقیم کے حشر کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کو مسک
 ہے کہ تو مستقیم رہ جس طرح تجھ کو حکم کیا گیا ہے۔ یعنی آدمی اور نبی پر ایمان لائیں پر
 مستقیم ہے اور وہ حق سے نہ پھرے۔ تاکہ منزل سال تک پہنچ جائے۔ کراہت
 وہ سب نہیں رہا چاہیے بلکہ مستقامت کے لئے صلائے مستقیم رہے۔ مستقامت
 سے سب نیکیاں نیک ہوتی ہیں اور اس کے جوئے سے سب ایمانیاں بڑی جوتی
 تیا اور اپنے وطن کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھنے کا نام مستقامت ہے اور ان
 انوال کی جوتی میں برابر ہونا کو بھی مستقامت کہتے ہیں۔

تینتہ بہ بنار فوی مست غوی ہشتا بہ از جوہ فیا مست غوی
 از مایہ سود و ہسل مست بشو سور تو ہاں جو کہ تہید مست غوی

زبانہ۔ سعادت کی نشانیاں یہ ہیں کہ آدمی کا دل نرم ہو۔ دنیا سے اُمت ہو اور اس کی
 نہ خودی ہو۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہے۔ اور شفیقہ ہے نہ جس کا دل سخت
 دے رحم ہو۔ دنیا کی رغبت بہت زیادہ ہو اور بڑی آرزو ہو۔ اور وہیہ مسیا ہو۔
 فرمایا۔ شریعت کی قرینہ یہ ہے کہ انسان اسلام کی شہوں کو دیکھے اور پھر
 کہا کہ اسے۔ اور طریقت کے معنی یہ ہیں کہ ہنگامی فاطمہ علیہا السلام کا ہا بن
 ہو جسے اور نہ کی فاطمہ علیہا السلام پر تعلق کرنے کو اور رضائے تسلیم کا کشتہ
 نے کو اور نہ پھر جسے کرنے کو حقیقت کہتے ہیں۔ قرنت۔ صلا کے ساتھ
 مستغرق اندام کی معاف ہوتی کا برقت خیال رکھنا۔ اشہد لہ۔ اقولہ طریقتنا فعالہ
 الحقیقت۔ احوالہ المعرفت اسلوا یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کا بشمول
 است اور جس طرح وہ عالم سرگدازی میں علم کے انوال کو طریقت کہتے ہیں نیز طریقت
 اسے مستقامت کہتے ہیں جس سے اس کے ادب کے کرام ہیں وہ مقام قریب رب نام
 سے مشہور ہوتے ہیں اور اس سے یہ کہ کئی طریقے مشاہدہ کا درجہ۔ چہ غیب

نقشبندی سہروردیہ - فردوسیہ وغیرہ ہیں غالب حق جس طریقے سے خدا
تک پہنچنا چاہے پہنچ سکتا ہے۔ اکثر بزرگان سلف نے کئی طریقوں سے فیض
حاصل کیا ہے لیکن نزائیت جو اس اصول نقیصہ سے صحت ایک جگہ ہوتی ہے۔
سارک و مہر ہے جو اپنے ارادہ ظاہری کو یا من کی طرف متوجہ کرے اس کو طلب
ارادت اور سلوک کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو جائے وہی
سالمک ہے۔

طریقت شریع شریف سے تو برخلاف نہیں ہے لیکن نا سمجھ لوگوں کو برخلاف
معلوم ہوئی ہے البتہ مسائل طریقت بمقابلہ شریع شریف اوق ہیں۔ مثلاً کوئی شخص
نہ پڑھتے ہوئے خیالات خالصی کو دل میں جگہ دے رہے۔ تو اہل شریعت اس پر کوئی
اعتراض نہیں رکھتے مگر اہل طریقت کے نزدیک ایسی نماز ناقص ہے لہذا حضوری
قلب سے جب نماز ہو سکتی ہے نسبت عشقیہ حاصل ہو جائے جب تک نسبت
عشقیہ کسی پر صاحب نسبت سے حاصل نہ ہوگی حقیقت ظاہر نہ ہوگی۔

حقیقت - سب سے مقدم حقیقت انسان ہے۔ اگر انسان اپنی حقیقت
سے خبردار ہو جائے تو اس کو حقیقت محمدی صلعم اور حقیقت حق معلوم کر لیا کچھ مشکل
نہ ہوگا۔ لہذا ہم کو سب سے اول اپنی ہی حقیقت معلوم کر لینا چاہیے۔ سو ہماری
حقیقت حقیقت انسان سے صاف ظاہر ہے کہ ہم ایسے ہم باہمی مینے ہیں کہ اس
ہستی کا وہم و گمان بھی بالکل باطل ہے اور جب ہم نے جان لیا تو ہم سے حقیقت
محمدی اور حقیقت حق مخفی رہا پوشیدہ نہیں رہتی۔

دیکھ پنے میں آپ کو بھائی خود تاشایے خود تاشائی

چھوٹے ہستی نہ اپنی جھٹک تو تجھ پہ ظاہر نہ ہوگا راز ہو

الآن ما کان نشائی تو کہ جیست نام تو تسبل ان تو و نشوی

اس کا عامل ہونا بھی ہے کہ تو اپنی ہستی وہی کر دو اگر سے اور خطرات ماسوائی کو دلیس
جگہ نہ دے تو الآن کما کان کا مطلب بھی سمجھ میں آجائے گا۔ رجب یہ سمجھ میں آ گیا تو
حقیقت بھی مشکف ہوگی۔ قرآن حکیم سورہ نم ایات فی الاذین و فی نعیم فی تیش
فہم انی الحق ترجمہ ہم ان کو اپنی نشانیاں اس جہان میں ان کے نفسوں میں

ظاہر کر کے کہہ دیں گے کہ ان پر حق اسحق علی نہ ہے۔

صفات معرفت نفس نفس انہ چونکہ معدن صفات شربت الہیہ اور کرمہ ربیہ سے
نوامش کی طاعت پہنچاتے ہیں۔ یہ صفات ذمیرہ نفس لغویہ اور بدن اخلاقی
ہی نہیں ہو سکتے یعنی جس شخص میں کفر و شرک و شہوت مجب و غیرہ صفات موجود
ہوں اس کو معرفت نفس حاصل نہیں ہو سکتی اور جس شخص میں محبت الہی جو اس پر
نہ ہے اثر کر گئی ہو اس کو معرفت نفس حاصل ہو سکتی ہے۔ پس جس کو معرفت نفس
حاصل ہو گئی اس کے واسطے کہ راستہ صراط ہو گیا۔ بمصلحت من غیب
اس کے لئے یہ صفات معرفت نفس انہ فی الشیخ ہوئے بغیر نہیں ہو سکتی اور
یہ تک پہنچنے میں حضرت مولانا کے مرحوم فرستے ہیں۔

غیر ذہنی حالت فرشتہ ماقبول ہم خدا اور ذاتش ہم رسول
قادرانہ ہر مرد حاصل سو پیش مرد کامل پامال شو

یہ سہ زووں کو قاطب مذکور ثابہا کیب کہ شریعت عزاکہ ستر اہل مسالوں
سے ہتھوں میں ہے تو پھر چری مریدی کی کیا نہ دست بانی معانی ہے اسکا جاب
تغیر سے خود ہی اس طرح رشتہ فرما کر نہیں صاحب بہت زیادہ منزلت پر
جب تک اس دائرہ میں مسلمان نہ رہے گا اس کا ہمارا کائنات رہنا غیر ممکن ہے
کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہمارا کامل کی تعریف یہ ہے کہ یہ طاق سے زیادہ کامل
وہ کہ بعد ازین صلیت مسلمان کو محبت بہت عشق ہو نہ پائیے۔ تو وہ طاق
نہایت میں متان زبان زندان تہذیب سکوار و علمت اس وقت محبت ہو سکتی ہو
کہ یہ کہ زہد ہجو ران کی تختی اور خوب دے۔ یہ بات بغیر حصول بطریق نسبت
عقیدہ کے فیض نہیں ہے اس کے علاوہ حصول معرفت فدا نہ فی کے لئے بھی جس کو
نہ کریم میں تاکید حکمت ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ نے وہ صفات اللہ و اس ادا
بیعہ ہے اس آیت تشریف کی تفسیر یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لے اہل بعد
نہ جا۔ اولیونہ پڑھ ہے اور و بدت کو معرفت کا ذریعہ بتایا ہے۔ یہاں اختیار کرنے
کی امتداد و مست ہے کیونکہ من عرف نفسه فقد عرف ربه کے مرتبہ پہنچی اس وقت
اور نہ دستا ہے امانیت دور ہوجائے اور خودی مٹ جائے۔

نہایت بوجھ میں ہے سب کچھ اسے کچھ نہیں ہو کے دیکھو خدا کو
 اور تمام مذاہب اس پر متفق ہیں کہ معرفت اپنی خاص چیز ہے اس کا حاصل کتنا بھری
 سے ہو چکا ہو علامہ فلاسفہ کو استدلال دینی اور صوفیہ کے کلام و بیرون عظام کو کشتی
 و یقینی حاصل ہوتی ہے۔ علامہ ازیں ایک خاص بات اور بھی ہے یہ کہ حضرت آئے
 نامہ استاد جبارہ عالم سرکار بیت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ تعلیم علوم ظاہری کے صحابہ
 کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نسبت عشقیہ بھی و ولایت فرمائی تھی اسی نسبت
 کی وجہ سے صحابہ کرام پر آج کے نامہ دار پروردگار ملت مکتے اور انانیت و خودی کو
 فراموش کر کے عارف باللہ ہو گئے تھے۔ وہی نسبت عشقیہ صحابہ کرام رضی عنہم سے منتقل ہو کر
 پیروں سلسلے کے ذریعے سلسلہ بہ سلسلہ چلی آتی ہے اور قیامت تک اسی طرح
 منتقل ہوتی رہے گی۔ اسی انتقال نسبت کا نام پیری مریدی ہے اسی ترکیب سے
 مسلمان مدیہ ولایت پر فائز ہو سکتا ہے۔ بلا نق و شوق و عشق و محبت نہ تزکیہ
 نفس ہو گا۔ اور نہ انانیت دور ہو سکتی ہے۔

پاک کن رنگ خودی از خویشستن	تاز خود بینی جمال نعلین
سید خواہ از رہ خود دلد کن	اندھا لش جان دل مہور کن
ہرگز نہ رسد بے مد پیر بجے	بے زور کہاں رہ نیریز بجے
مولوی ہرگز نہ شد مولانا کے دوم	تا غلام شمس تبریزی نہ شد
بیچ نہ شد نفس را جس نہ ظل سر	دامن اک نفس کش لا سخت گیر

ابتداء کے ولایت دروہے اور دروہے سے فرد اور فرد سے آدمی فردانہ افراد بن جاتا ہے۔
 کفر کا فرد بن دیندار را
 ذرہ درد دل عطارد را
 ایک روز اشعار ذیل زبان مبارک سے فرما کر ترجمہ بیان فرمایا۔

میشد آدم این سال باز سے آب داں خاطر سائک صدف بہریت اتق در آل
 غیر تبے نیست گوہر غیرا سے نیستاب غیر مرشد کے خود کس بن زرد کا سیاب
 یعنی مومن کا دل صدف کی مثال ہے۔ جب تک آب نیساں کا قطرہ صدف میں نہیں
 پہنچتا ہے صدف بے چین رہے قرار سمندر کے پانی پر تیرتی رہتی ہے اور جب
 آب نیساں کا قطرہ صدف میں پہنچ جاتا ہے اس کو سکون ہو جاتا ہے اور اس کی

استعداد کے موافق موت کی پیدائش ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مومن کے قلب میں جب
وہ شیخ سے نسبت عشقیہ مستقل ہو کر جاگزیں ہوتی ہے تو انوار تجلیات الہی کے
موتوں کی پیدائش حسب استعداد و لیاقت و ذریعہ و طلب ہو جاتی ہے پھر گو گو
کا معاملہ سے کشود کار کے لئے رحمت الہی شامل حال ہو کر ولادت معنوی و تکمیل
روح معانی کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

آئی امی بود باز آن دیو حسان ہوا از صلب عالم پس قلب از فل
اناب صلی شہادت بہا و ظہر حاصلست ذناب قلبی مرتب با ذیالین حاصلست
اور سرائق ارکب کی قوی ضرورت احادیث شریفہ و قرآن کریم سے بھی ثابت ہے
چنانچہ انورق شہ مطہرین۔ حدیث شریف

بلادل پس قدم برہ نہان شطراں می نگر نہ حدیث پیشوائے مرسدن
نہ پہاڑا نہ ستارہ شیشہ زیمہ نیرناں بسایکے کوں ذلالت گشتن بامان
گرہ باشد ملہ دین خواہ باشد ملہ دینا رہے ہے ہر واسے نغز غن شمر آیدہ بلقیس
یہودی مذہب استوا حقو استوا حقو مع امتداد قین۔ تفسیر آیت حکیم

حق تعالیٰ گناہ کو نور کلام خویش وال ایں خطائش فرض بہت التزام مانند
یہ تہذیب بہت دوستیست قرآن حکیم زان تو سسل شد ضروری ہویشیں بلقیس
اسیگر و استغوا ہم فرض بر کو باز میں پاستہ شدہ گیردی کن بندگی حول میں
زنی بلش ایگزر گر تو ای لہر جاں خویش مار راست شہر حال میکا نہ منتظر
گر کہ ہے سرکست پیش گیرد ہوشیار ہے قصہ درملہ رفتن کو بلایا شدہ نطف

دلیجا مشہد اکبر را بچوں عقسا می بردان بکمر آنت در کست لمان باز
مرشدانہ مطر اوقیت چون معلوم دتہ بلہ غرق لشتی می شدی با آن تہی مزلت
گر خوبی دید ہائے در بہار مو حزن باقیں نہ ایک مرشد گبر بہر نور جاں
بہر علم دار حق علمے نہا شدہ در جہاں ناتاہ وجہ ذائش بے مثال حاکم نظیر
گرفتار صحت دانسی چاہے رشہ نیر ہر کہ را ایں پیرانی بر بلایا شدہ بن اس

حق مشنہ سی می شور حاصل ز پیرانہاں من لا تینخ لہ کاذب لہ حدیث شریف

حق شناسی فرض عینی ہر ہمہ کس درخت
لاستلام خود چو مانع می شود پلک دست

کے ہاں منہ کھول کر فتنہ بخیز شیطانات حدیث شریف

گم نہ باشند پیر کس دست سے لادلو پیر
فی برد راہ ضلال کفر و کفرش لے فقیر
مل نہایت اگر عوام الناس بھی کسی صاحب نسبت پیر سے رشتہ مریدی قائم کر لیتے ہیں تو
ان کو بھی انتہائی فائدہ دین و دنیا کا پہنچ جاتا ہے۔ عوام الناس بھی مرید بھی سلسلہ
ان کے ساتھ رسول اکرم صلعم کی محبت و پیروی میں اپنی عمر پائدار گزار کر جوار رحمت الہی
میں جگہ پا لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد خراب نہیں ہوتے پائے اور رسول کریم کی ذات
مقدس سے ان کو محبت قائم رہتی ہے جو اصل ایمان ہے اور افراط و تفریط سے بھی
محفوظ ہو جاتے ہیں بغیر اس ترکیب کے اختیار کئے ہوئے اس کشمکش کی حالت میں
پر نفس زمانہ میں افراط و تفریط سے بچنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
قائم رہنا اور خدا و رسول خدا صلعم کی رضا مندی کے ساتھ عمر ناپائدار گزارنا اور
حج و سلامت ایمان ساتھ لے جانا و ستوار بلکہ غیر ممکن ہے۔

حضرت شاہ تراب رحمۃ اللہ علیہ

میر شاہ دلدب میری پاوسی کا مشتاق
مرشد کا قد سوس ہوا اپنے میں بے
سلسلہ عشق سے جو رکھتا ہے سروکار
آنا ہے وہ قید بستہ اند نسیب

مختصر حالات وفات شریف

حضرت صاحب قبلہ عالم سلطان العارفین سیدنا شاہ محمد نبی رضا دہلی خلیفہ دہلی
عین سے تقریباً ڈیڑھ پچیس ہزار و تسلسلہ تشریف فرما ہوئے تھے
تہ قیام فرمایا۔ اس وقت بھی آپ کو مرض کھانسی نہ کام لاتی تھا۔ چونکہ لکھنؤ میں حضرت
مین میر محمد الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات کی تالیف مقرر ہو چکی تھی اس
لئے آپ نے دہلی کا عزم فرمایا۔ خطموں نے عرض کیا حضور کی طبیعت ناساز
ہو افعال سفر ملتی کر دیا جلا کے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر اس وقت
نہاں صحت تو پھر جانا نہ ہو گا۔ اور ہم لکھنؤ اس لئے سب سے ہیں کہ وہاں ہم کو ہمیشہ

کے لئے رہنما ہے اور اگر ہم یہاں نہ ہوں گے تب بھی سب ہم ہوتے رہیں گے کوئی
 ہم بندہ ہے گا سب کام چل رہے ہیں اور چمکھٹو میں ذمہ کی شرکت فیضی
 ہے یہ ذرا سفر کا اراں ترک فرمایا۔ آپ کا ہمیشہ یہ معمول تھا کہ جب کہیں باہر
 جانے کا اتفاق ہوتا تھا تو بقی کے ہم سفر تندر عزیزا سب منظم قصبہ سے غلط
 راستہ تک ہمراہ رہتے تھے آپ چند آدمیوں کی شیٹیں ریلوے تک ہمراہ رکھ کر یہ سب
 کو پاس کر دیا جاتا تھا اس مرتبہ ہم ہمراہ کی شیٹیں تک ساتھ رہے اللہ آپ پر
 نصیب کی باری کی طرف مہر کر دیکھتے جاتے تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ ہمیشہ اپنے
 رخصت ہو رہے ہیں۔ یہ سفر کی آخری تاریخوں میں آپ بھینسوڑی سے کھٹو تشریف لے
 گئے وہاں پہنچ کر ذمہ داریوں میں شرکت فرماتے رہے اور انھوں کی یاد پر سی
 کے گئے بھی انشرف لے جایا کرتے تھے۔

۱۱۔ ان میں رقم طبعہ تک مہمان پرستہ انگریزی کی قبر پا کر طاعت سے بھلا
 خدمت اخراج زیارت مکان پر حاضر ہوا۔ میرے مکان پہنچتے ہی شہر حضرت
 کھٹو تشریف لے جاتے تھے۔ وہ موسیٰ کا بے صدا شفیق تھا مامری کی جات
 کے لئے بذریعہ عربیہ گمارش کیا جھڑت کھٹو سے جواباً بذریعہ مکتوب ملتا تھا
 فرمایا ہم بفضل کھٹو لے لائے۔ ہم انشاء اللہ غریب اجمیر نصیر آباد کو لائے
 ہوئے جوئے جا میں گد میں ملاقات ہو جائے گی۔ اس مرتبہ کھٹو پہنچ کر آپ
 یہ ہمیں تشریف لے کر روانہ صدر بازار کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور
 آخر خونی کے بعد مسجد کے قریب جہاں آپ کا مزار پاک ہے کھٹو کے
 رختوں کے سائے میں بیٹھ جاتے اور ہمراہیت سے فرماتے کہ یہ جہم کو بہت
 خوب معلوم ہوتی ہے اس جگہ کی مٹی میں خوشبو آتی ہے۔ اور ازل چاہتا ہوں کہ اس
 ایک پتہ پر رہاں بنائیں اور شادی بھی کریں۔ خدام اس اشارہ کو سمجھ گھٹیں جو کچھ نصیر
 آباد سے آپ کو بلانے کے متواتر خطوط آرہے تھے آپ نے ابیر تشریف دلیلی کرنا
 کے سفر کا اعلان فرمایا اور ساہان سفر درست کر کے کا حکم دلیلیا۔ وہاں تک کہ ایک سال
 بستر و غذا بند ہو گئے گئے اور نصیر آباد کو خط بھی دیا گیا۔ دہانگی کے دن
 آجوشدت سے بخار ہو گیا اس لئے اس روز کی دہانگی متوی کی گئی دوسرے روز بھی

میں اور خدا نہ ہو کر سینہ مبارک میں درخشوع ہو دیا عظمیٰ احمد و اما استفادہ ہاں برابر ہوتا رہا
 مگر اعلیٰ بلابر بڑھتی گئی حالت پہنچی میں مکی ہاں سچکا نہ اور فرماتے رہے۔ بروز جمعہ
 ہر ریح اہل دل کو صبح سے صبح اور سنا میں مکی ہاں سچکا نہ اور فرماتے رہے۔ بروز جمعہ
 کو پھر زیارتی ہو گئی۔ شنبہ کی صبح کو مکان پر خبر غلات کا تاریک بھیے کا حکم فرمایا اور یہ بھی فرمایا
 کہ اب پہلے خری وقت ہے۔ آپ کی ایسی نازک حالت کی وجہ سے لوگ جتنی حق
 آئے گا تاکہ آپ کی آخری زیارت سے شرف ہوں۔ شنبہ کی شب بعد اذان کے نماز
 عت سب لوگوں سے فرمایا کہ آج شب کو کوئی پہلے نہ پڑھے نہ سہے ہم کو اب ہلام کی
 خدمت کرے گا باہر رہے۔ بروز یکشنبہ بعد از فجر پھر درو میں بہت زیارتی ہوئی بخیر
 بھی بہت شدت سے تھا دس بجے تک نہایت کرب و بے چینی سے گزری بدست
 رہے اس حالت میں فرمایا کہ ہم کو خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ اجیر شریف بلکہ ہے میں
 مگر مخدوم شاہ مینا مت اللہ علیہ لے جاتے نہ دیا۔ اس کے بعد آپ نے انگشت
 شہادت اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کیا اور دواں لب مبارک ہلتے اور جہش
 کرتے دیکھے گئے اسی حالت میں بیٹ چشم آپ جاں بحق و حاصل بالہ ہو گئے۔
 انستہدات الیہ ص ۱۰۰

بروز یکشنبہ وقت سائے دس بجے دن بتایا ۱۱ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ وقت شریف
 انج ہوئی زمین سے آسمان تک اک شور و دہکا اٹھا۔ دلوں سے آہیں اور آنکھوں
 سے اشک خوں لکے۔ عہدہ جانکاہ سے ندائوں کی عجیب حالت ہو گئی۔ دواں
 کی خبر سے خلق کا اڑدھام ہو گیا۔ تعمیر از شریف کے لئے بعض ندائوں نے یہ غامض
 لی کہ سہارے مکانات میں سے کوئی جگہ منتخب کر کے وہاں ہزار شریف بنایا جائے
 لیکن باتفاق یہ امر طے پایا کہ جس جگہ کو حضرت نے قبرستان میں پسند فرما کر یہ
 ارشاد فرمایا ہے کہ اس جگہ سہلا مکان بنائے کو دل چاہتا ہے یہ اسی طرف اشارہ
 تھا۔ لہذا اسی مقام مبارک پر ہزار شریف تعمیر ہونا مناسب ہے چنانچہ اسی جگہ مرقہ
 مبارک کی دیاری کا کام شروع ہو گیا۔

بعد تجدد تکفین جنانہ شریف نہر کے قریب میلان میں لا گیا۔ نماز میں شہار
 مخلوق شریک تھی لوگوں کا چشم دید بیان ہے کہ نماز جگہ میں شریک اشخاص کا خمینہ

اشعاعِ مدحیہ بشانِ معالی حضرت قبلہ عالم روحی نداءِ قلبی نداء

از جناب بابو عبدالصمد صاحب خلیفہ دریا جہانگیر نیکر با شریف

محبوبِ خدا رحمتِ نقبی جانم تو قرباں شاہ رضا
یکتا سے زباں ہنسلِ نبی جانم تو قرباں شاہ رضا
تم دیدہ دل روشن کر دو تم جا پو تو شاہِ زمین کر دو
ہو تمہارا کرم تو کیا ہو گی جانم تو قرباں شاہ رضا
جب موجِ سحر طے موجِ بڑھی جیت میں اکھرو جیت
کافر ہو کر ہے جو خیال دہی جانم تو قرباں شاہ رضا

از جناب مولانا عبدالغفور خالص صاحب مرحوم دریا جہانگیر نیکر با شریف

معینِ لطف دعا ہو حضرت شاہ رضا
حق بجانب حق نا ہو حضرت شاہ رضا
نور چشم مصطفیٰ ہو حضرت شاہ رضا
صاحبِ تخت لوی ہو حضرت شاہ رضا
کیونکہ تم محبوبِ خدا ہو حضرت شاہ رضا
فی الحقیقت ہمارے اترنا ہو حضرت شاہ رضا
آپ جنت کی فضا ہو حضرت شاہ رضا
دین احمد کی ضیاء ہو حضرت شاہ رضا
با خدا حاجت روا ہو حضرت شاہ رضا
معینِ بود و سدا ہو حضرت شاہ رضا
تم سے پیچھا نا ہو ہم نے حق کو الے حق البیں
مگر ہر یکتا ہو تم دریا کے وحدت کے حضور
واقفِ سر نہانی کا شعبِ راز و نا
آپ ہیں جنت سے عوریں روضہ پر بہر طوان
و اسے ملکِ دولایت اور کائن معرفت
دیکھ کر روضہ تمہارا یادِ جنت آگئی
شرق سے تا مغرب سب پہلے دیا توحید کو
لکھتو کس پر ہے تم سے اور ہر اک فیضیاب

از جناب سید مہدی حسن صاحب آبادی خادم خاصِ باجہانگیری

یلا امرا وحدت صورت شاہ رضا
جن کے دل میں مروتی پجائی ہوئی ہو مستحق کی
مگر فی محشر کا ہم کو خوف کیا و حشر میں
حشر یا اللہ یہ ہو ہی نہیں سکتی جدا
منظرِ سرارِ رحمت سیرت شاہ رضا
زندہ کر دیتی ہے ان کو نسبت شاہ رضا
ابر بن کر چھاری ہے رحمت شاہ رضا
خزدا کمال بن کئے ہیں الفت شاہ رضا

و اس بجا ہوئے مرضی مولیٰ ناز بہ۔ ادنیٰ مکان پر بھی فیصلہ نواب ذوقِ غیرہ کا قاعدہ بندوبست ہوا اور انتم معہ چند ہمراہیان کے مکھنوشرفین سوم کی شام کو حاضر ہو کر شریکِ فاتحہ ہوا۔ خاکِ آستانہ منہ پر لی اور سب بھائیوں کی ہر خواست پر راسم لے مزار شریف کی تعمیر کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھا۔ مددِ زقیلم کر کے تبرکات و لمبوسات شریف ہمراہ لے کر معہ ہمراہیان مکان کو داخل کیا۔ میں پردیس سے حضرت کی زیارت کے شوق میں مکان آیا تھا یہاں یہ صورت ہو گئی کہ حضرت کا دھال شریف ہو گیا اس صدمہ سے نہ دل کو چین تھا نہ شب کو آرام رکھ تو حقیقی بڑے بھائی پھر یہ ہوا کہ دلدل کا سایہ حیرت سے شیرخواری کے دامن میں ہی اٹھ چکا تھا حضرت کے سایہ میں ہمہ شش پانی۔ جب سچ تصور کہ بہنئی اس سلسلہ طہارت کی فطرت میں حلقہ بگوش کر کے فیضانِ باطنی سے سرفراز کیا میرے مدد دے سنی و بقیاری کی کوئی انتہا نہ تھی اسی حالت میں چہلم شریف کے بعد مزار اکل شریف ضلع چانگام اپنا دادا پیر و مرشد سیدنا خیر العارفین مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب روحی ضلہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہو گیا حضرت سیدنا خیر العارفین نے بڑے مہربانہ حاضری عیار شریف کا شرفِ نشانہ علم تصوف کے تمام مسائل زمین نشین کر دیئے بہر حال یہ بیان میں نہیں لکھا ہے کہ کیا ہوا یہ گو گو کا معاملہ ہے۔ جب ہم طرح تسلی ہو گئی و خدمت سر لایا۔

حضرت کی کرامت اعظم

ذم کے متعلق وغیرہ۔ اہل سجادہ نشینی آستانہ عالیہ رضائیہ مکھنوشرفین کے بارہ میں حضرت قبلہ پیر و مرشد مدنی اللہ عنہ اور حضرت دادا صاحب قبلہ مائے سعادت خیر العارفین چانگامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ نکلا تھا اس کا من وعن ظہور ہوا اور مجاہد ہے

گفتہ ہو گفتہ اللہ بود
خیرہ از حلقوم عبداللہ بود

بنہ : تا پسرکات و صحت اذویا : یہ تو جب یہ عطا ہوا کہ صحت پر کی
 خدمت لیلہ رحمت اللہ علیہ نے دھار سے پیشتر یہاں اہل سنت مذاہب اہل
 کفر و بدعت سے جو بعد وصال بھی نہایت ظاہری سے یہاں مخلوق خدا کو فیض
 و نفع پہنچا دیا ۔ یہاں حضرت ادریس علیہ السلام ایسا ہی معاملہ ہے کہ پہلے اس کو
 تعلق خدا فیضیاب میں : حضرت تیلہ کے مزار سے اس کے فیض و برکات کے
 بہاول میں سے چند واقعات لوجہ اقتدار یہ یہ تا ظہر میں کلام ہیں ۔

قاضی صاحب اشہدی فرماتے ہیں کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی ہے
 مزار شریف پر حاضر ہو کر خدا سے دعا کی اللہ تعالیٰ حضرت کی برکت سے یہی دعا
 کو قبول فرماتا ۔ حد امربہ ایسا تعالیٰ ہوا ہے محمد صبر علی صاحب زمین مرد
 : لکن حضرت قبل جی اللہ عنہ کے مریض و خدام خاص فرماتے ہیں کہ جب کوئی
 کوئی مشکل سے مشکل کا سامنا پیش آتا ہے تو میں مزار شریف پر حاضر ہو کر عرض کرتا
 ہوں بہت جلد اللہ تعالیٰ کا رحم ہو جائے ۔ بڑے بڑے شہسوار مال کے کھنڈ
 اور پیشین ہوئے حضرت قبل کے سید سے فضلے کہہ کر اس کا صیاب فرماتا ہے
 یہ حضرت کی رحمہ کراست ہے ۔

محمد امین عرف منی صاحب کا یہ اندازہ اور بڑا کلمہ مقبولہ رحمہ کے ساتھ حضرت
 بنی اللہ عنہ کے عاشق زور مرید و ملیف میں اس کے پیر میں درد ہو کر بالکل فٹک
 ہو گیا ۔ یہ سن کر اکثری : تالی طبع کر کے کہ قاتلہ نہ ہو کہ پیر پہلے کار ہو جائے
 جب اللہ نے لاطت کہہ یا تو میرا شہادت پر لکھو یا حرم جوئے ۔ اور من شریف
 کی دشمنی کے چور کا شیل اور چند رضا مستور کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب
 ہر کی برکت سے ان وصحت عطا فرمادی وہ جانتا ہوا ہر یک سندہ سابقہ صبح و عشاء
 بر گیا ۔ اور ذات کی برکت سے خطہ ان کے زنی میں بھی برکت دی ہے ۔
 کرامت : : مسکن قمار بن قنابل : شہد طبع لا ہوں بھی رحمہ کے دست ت حضرت
 تیلہ صاحب مزار رضی اللہ عنہ کے خندہ گوش مرید ہیں ۔ ان کے آنکھ میں درد ہو اور
 چہ ماہ یک دھن رہی جس کی وجہ سے آنکھ بالکل بند ہو گئی صبا طلعت کے کہ قاتلہ
 ہو اور ان کے لئے لاطت بند کر دیا کہتے تھے : انہ کر دیا : تو مجھ پر ہو کر مزار

شریف ہوئے وہاں۔ اسی وقت آستانہ کو سید کی جگہ سنبھال کر باہر سے
 جانے شعا غلط کر دی آنکھ کھل گئی اور بیٹائی بھل صحیح بدستور سابق کے ہو گئی۔

کرامت پر مراد آباد میں ایک ضعیفہ لڑکی واسطے سے حضرت قبلہ کی مدد سے
 اب مرض الموت میں نزع سے پیشتر اپنے لڑکے سے کہا کہ بھی ایک بزرگ شریف
 آئے تھے اور مجھ کو تسلی دینی دے کر چلے گئے تھے وہ شہید بہادر صاحب کی
 سیان کی اور کہا کہ وہ میرے دادا پر صاحب قبلہ تھے وہ اسے لے گئے تھے وہ
 ضعیفہ جان کن ہو گئیں۔ انتقال ہوا ہے تو رات کا وقت تھا برسات کا موسم
 مسلسل بارش ہو رہی تھی ضعیفہ کا لڑکا تھوڑا سا بیمار تھا وہ میرے پر بھائی میت میں ٹھیک
 ہو سکیں گے کہ تھوڑے روزوں میں بستہ ہو جائے گا یہ موافق ہوا کہ اسی شب غسل
 نعشہ دیا گیا اور غسل دیا۔ عمر بہت کم تھی مگر صاحب رحمہ کو عالم دینا میں حضرت قبلہ نے
 شہرت بریلویت کیا اور خبر انتقال ضعیفہ سے کہ جہالت فرمائی کہ کل صبح اس کی میت
 میں سب شریک ہوں۔ چنانچہ صبح کو یہ سب لوگ بعد تلاوت و جمعہ میت میں شریک
 ہوئے۔ اسی طرح عن زفاں باشندہ مراد آباد کو آئے حضرت قبلہ کی زیارت ہوئی ہے
 اور جو عالم دینا میں حضرت قبلہ نے فرمایا صبح کو اس کا ظہر ہوا۔

مریدوں کی عکالتی پس پروردگار تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہوں محمد حسن صاحب
 حضرت سید محمد رفیع دین میں باشندہ عن کا اس شریف سلاطین، ذی الجلال کو کر کے ہیں۔
 میں میں دھم بھی نہ چک ہو تب تک سال ذی ہجری میں طاعون کا تباہی ایک دہائی کے
 احوال پر ہوا۔ کامیاب بالحدیث نہ کر کے۔

عرس سے تین روز بعد جبہ خاں صاحب کو خواب ہوا کہ حضرت قبلہ بھیسڑی
 کی مسجد میں نہ تو نہذ جہذ تم کو طلب کر کے کھیت لے غصہ سے فرمایا کہ نہیں
 صیادہ عبادت اتنی اور پونا چاہئے۔ پہنے بزرگوں کی پیروی کر کے رہو۔ اس کے بعد
 مراد آباد میں شاہ صاحب کھٹکی محمد کش صاحب ذی ہجری مراد آباد میں مبارک سیر
 صاحب باشندہ تھیا بہار لکھنؤ ضل صاحب کھنؤ عبدالحکیم صاحب، علیو کھٹکی
 میں مراد شریف کی حاضری کی برکت سے، نقشب عظیم واقع ہو گیا جسکی قبلہ رنگ
 مات ہے۔ یوں تو ہم عالم حضرت کے یوسف و برکات سے مستفیض ہے اور

رخصت ہوئے۔ یہاں کے دیہہ دلوں کو سدا فرما رہے ہیں جن میں سے چند اسرار محقر
 سالار میں تحریر کئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے کیا تھے اور حضرت کے تعلق سے اور عافری
 مراثرہ تھیں کی برکت سے اب کی بن گئے جن کی زندگی کا ایک نام حضرت ہے مثلاً
 مولوی محمد حسن صاحب کھنڈوڑی شاہ محمد حسین صاحب محمد صدیقی حسن مراد بادی صاحب
 شقائق حسین صاحب شاہ آبادی میرے داماد لوشہ خاں صاحب بانی شاہ
 شاہ غلام علی صاحب کرم ہے دونوں عالم کی برکتیں شامل خاں یہ شفیع احمد علی
 آبادی محمد علی مکنوی مولوی محمد عینی صاحب درجنگوی مولوی معات الرحمن صاحب
 رم لیدی کلن شاہ عبدالرحیم شاہ غنی شاہ حسنت خاں مولانا محمد صاحب باشند
 سیونی سنی پی۔ محمد امین شاہ جیلوی محمد علیہ خاں داہب خاں باشند سیونی۔ نسیم
 احمد ادا آبادی عبد شکور مکنوی عرف ابو شاہ (اور مولوی محمد حسن صاحب سکر بیان
 میں محمد نقیب اللہ شاہ ساکر مقصد بشل تفصیل بالنہرہ ضلع بہار اور محمد علی قلی
 شیخ قلی خانہ محمد حسین شاہ نگینہ حبیب احمد شاہ داغادہ اشفاق فرید پوری دہلی
 میلپوری (عبدالمنان شاہ صاحب کے مرید علی بن محمد حسین شاہ صاحب کے
 مرید نعم الدین وغیرہ حضرت تبارک رحمی کے فداہ کے اذیت سے ایک فقط رشرق کے
 دیہے میں کہ جن کے دیکھنے سے دل کو سدا کھوں کو لطف حاصل ہوتا ہے۔
 مراد شریف نگینہ اسلامیہ صدر بازار کھنڈوڑی میں زیارت گاہ حق داماد و مرجع
 امام ہے یہ مذہب دلت کے مزار ہا آدمی فیضیاب ہو رہے ہیں جو جس راہ سے
 آتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے اسکی وہ مراد پوری کر دیتے ہیں طسوح
 حضرت کی مات قدسی صفات سے ہمارا شریف سے بیترہ فیض و فادہ مکتوب کو
 پہنچ رہا ہے اس سے کہیں زیادہ پس پردہ پہنچ رہے ہیں ہر جمعرات کو مراد شریف پٹانی
 مجمع ہوتا ہے درحقیقہ ذکر مسنون بھی ہوتا ہے۔ مزار زائرین کی کثرت آمد رفت
 میں سے سالانہ عرس شریف کہیں آتا ہے ریت اداں سے کچھ ہیں تانین یا اللہ
 ایک ہزار ناست جس میں کثیر جمع ہوتا ہے اور ہنگام خلل دہاں جاتے ہیں۔
 میرا دل بہتہ رہا ہے یہ مکان
 آن کر شاہ جوب نگینہ کا جہاں

لا کہ زمینوں سے زیادہ کا ہوا تھا جن میں اکثر بزرگ معلوم ہوتے تھے جن کی شناخت بھی نہیں ہو سکی کہ وہ کون کون حضرات کہاں کے رہنے والے ہیں اور جب جملہ لے کر چلے ہیں تو مسلمان سے زمین تک ایک ستون بوزی معلوم ہو رہا تھا کہ آمد پھری رات میں رذر دشمن کی طرح سب طرف بدشئی معلوم ہوتی تھی۔ چونکہ مکان کو تار بھیج گیا تھا اور ہاں سے احقرہ کی آمد کا انتظار تھا۔ تار معمولی دیر سے پہنچا۔ اور مکان سے کئی وقت پہنچا اسکا اس لئے کیتر و شب کی درمیانی شب میں باہر بھگت کچیں منٹ پر آپٹ جملہ ناز میں اسودہ ہوئے۔

قطعہ تاریخ و سال فی سرفیٹ نتیجہ نکار جناب مولوی کریم خانہ مقبول احمد صاحب اپنی مٹی

رفت از دنیا سبقتی جانب دار بق	آں شہ عالی بی درختے نیکنام
بود آب جزویت رحیم در شمیم	بود آں جریت کرامت لامیں ماہ تمام
نکند اندر حسن و صوبت بود چو لایسفا کوز	نکند خلق و صوبت پر و خیر اللہ یام
خوش شام خوش خضرت خوش چمن خوش غل	خوش زبان خوش بیان خوش غلام خوش نام
و منقلب ذی مراتب ذی شہ ذی اقتدار	ذی لیاقت ذی ہنر ذی منزلت ذی اقتسام
مسابک کمر جفاقی ملک ملک اقیس	ہوشا وین و دنیا خواجہ عالی مقام
و منق اللہ العلیہ قلمع ما سوا	ہر دہسائے پریشانی و اشتیاق تمام
خامہ اندر سکر اس مشرق بحسب جہاں	گاہ اندر مجروح عالم گہر ریز کلام
مواہد منشاندہ روئے عالم تمسکین	اولاد از رام پور ثانیاً از چنگام
سیتہ ہم مشربا از اعتدال سنبلہ	قادر و قادر العطا و درجہ غیر نظام
بہت چہد ہوا یکشہ بوقت وہ لغات	در سیتہ اللہ از وصل خدا آمد پیام
کو کتب اربع گفت ہالفت معہ علی سلیمان	سلک سلا حقیقت قطب بیلا مقام

ہاں یہ لغت کا نام معمولی ہونے کی وجہ سے قیہ سے دوسرا مکان پر پہنچا ہوا تھا کہ ڈاک کے ذریعہ جاتا ہے جب مکان پر پہنچتا ہے تو سب غرہ و خدا ہوں کہ لکھنا ہے ہوا بہ طرف سے دوسرا اور اولیہ کا شور تھا سب بہت دے ہوئے تھے مگر وہ بڑھی دالہ صاحبہ دے دے محاورہ یعنی حرم محترم حضرت بہرحمت اللہ علیہ کی اس صدمہ ہزار کام سے عجیب و غریب کی حالت ہوئی تھی وہیں

لات دن اپنا وظیفہ دے یہی مہدی تھن حضرت شاہ رضا یا حضرت شاہ رضا

از جناب سیف الکلام میراجہ صدیق صاحب قاتل خلیفہ صاحب انگیری نصیر باد

شاہنا شفیعنا سیدنا بنی رضا
بادی مہدی ہدای حامی شافع جزا
مقصد کل مومن مطلب جملہ مسلم
منک اسلام سیدی منک الصلوٰۃ طیبی
سنت حیم دراجیم انت کریم اکرمین
یا لک ملک معرفت حق کمال معرفت
یادینا عبدالستاسیدنا بنی رضا
نور منور دنا سیدنا بنی رضا
واعینا و عالنا سیدنا بنی رضا
کافی فی الامورنا سیدنا بنی رضا
استر علی خطاستنا سیدنا بنی رضا
کنت ولی حالتنا سیدنا بنی رضا

از جناب لوی مفتی مولانا امتیاز احمد صاحب مدرسہ درگاہ عالی جمہور شریف

الحمد للہ یہ عروج و عظمت شاہ رضا
منظر الوارث ہے صورت شاہ رضا
واقف رمز شریعت کاشف اسرار غیب
باعث قرب خدا ہے قربت شاہ رضا
ہو عطا یارب مجھے تو فینق تسلیم و رضا
مست ہو جائے نہ کیوں بیتاب بزم عرس میں
عرش تک پہنچی ہے بڑھکر نسبت شاہ رضا
مشہور و اشراف ہے سیرت شاہ رضا
شاہ اقلیم ولایت حقیت شاہ رضا
نسبت رب العالی ہے نسبت شاہ رضا
بہر شاہ لوا العادۃ و اور حضرت شاہ رضا
لکھنؤ سے آری ہے نگہت شاہ رضا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شجرہ طیبہ خاندان جہانگیری شریف

اولی درود شریف یکبار۔ الحمد للہ شریف یکبار۔ کلمہ شہادت یکبار پڑھ شجرہ شریف
تلاوت کیا دے۔

بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاه کبیر الدین قلندر رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا نور الدین مبارک غزنوی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ زکام الدین غزنوی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ شهاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سینا غوث اعظم برقی الدین سید عبد القدوس رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوسعید مبارک قدس رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوالحسن انصاری رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابویوسف طبرستانی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا عبد الواحد عبد العزیز بنی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ رشید الدین عیاض رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ سیدنا سید الطائف خواجه حبیب الدین رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا مریم مقبل رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا معروف کرجی رضی اللہ عنہ
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام علی موسی رضا علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام موسی کاظم علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام زین الدین علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام حسین علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا علی خدایہ علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام القبطین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
 بی بی حضرت زینب از حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام القبطین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا نور محمد بن محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا عبد الحميد بن محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا شاه عبد الباقى رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا شاه عبد الهادي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا شاه عيسى بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا خواجه محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا شاه محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا ابو سعيد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا نظام الدين بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا جلال الدين بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ قطب عالم شاه عبد القدوس بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ شاه محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ شاه احمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ قطب الاقطاب محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ قطب الاقطاب محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ خواجه فرید الدین گنج شکر بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ خواجه قطب الدين بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سلطان الله عظمى رسول بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ سيدنا محمد بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ خواجه عثمان بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ حايي شريف بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ خواجه مودودي بن علي رضي الله عنه
 التي بحرمته لازدنيار حضرت شيخ المشايخ خواجه ابو سعيد بن علي رضي الله عنه

الحی اکرمت و از دنیا از حضرت شیخ المشائخ خواجه ابو محمد خرم جی رفی اللہ عنہ

التي بحسب زنديار حضرت شيخ التلح خواجة ابا احمد ابل خشي على الله عنه

الحی کرمت طاز و نیاز حضرت شیخ المثنیٰ الیاسحاق شافعی رحمہ اللہ

الحی کریمت والذی یز حضرت شیخ الشیخ خواجہ مفتاح الدین محمد بن علی رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ بحرمات و انوار حضرت شیخ الفاضل خواجہ ابن الدین بہرہ بھری رضی اللہ عنہ

التي كرمت راندياز حضرت شيخ الفارسي نقابة ضريه مرعي رضي الله عنه

الحی تحریرت لاند فیاض حضرت شیخ المشائخ سلطان ابوالحسن ادریس بنی صفی القادری

الشيخ محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن عباس رضي الله عنه

الشيخ محمد بن رازي نياز حضرت شيخ الفاضل خواجه عبدالحق ادريني زبدي رحمة الله عليه

التي بموت لازدياد حضرت شيخ المشايخ خواجه امام حسن بصرى رضى الله عنه

التي بحسب ما لا ريب من حضرت اسد الله الغالب مطلب كل طالب منظر العجايب واخر آيات مولانا مولانا سيدنا علي عليه السلام

الحق كرم الله ذنوبه من عودات سرور كائنات محبوب رب العالمين حاكم المسلمين حضرت محمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم

و نیز رعایت و انضام در

بسم الله الرحمن الرحيم

شجرہ طیبہ خاندانِ چشتی بہشتی بواسطہ حضرت خضر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الذي كرمته لآل زمان حضرت شيخ المشايخ سلطان الاولين والآخرين سيدنا شهاب محمد بن رضا الكهنوي رضي الله عنه

الہی محمدت وانما ہذا حضرت شیخ المشائخ فخر العارفین قطب عالم سید تاد مولانا مولانا محمد عبدی چانگاری رحمی اللہ عنہ

الشیخ محرم بن طندیار حضرت شیخ المتکلم شیخ العارفین شہنشاہ جہانگیر آٹک کے نامور سید ناموالا نامور شہنشاہ احمد خاں صاحب

الشيخ محمد بن تاج الدين شيخ المشايخ الشيخ العالم سيدنا مولانا نور محمد ناسيد مدينتي بامحمدري رضي الله عنه

الشيخ محمد بن عبد الله بن أحمد بن محمد بن علي بن أبي طالب

الملك محمد تاج الدين شاه شيرين شاه

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

التي كانت في زمانه حقيقه شيخ الفاضل سيدنا محمد بن شاه حسن علي رضى الله عنه

الشیخ محمد ملاوند ناز حضرت شیخ المشائخ سعدی و دوم عالم شاه منعم بایگبار رضی الله عنه

[illegible]

الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میرزا میر سید جعفر حسین دایان بارشوی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ سید نامیر سید اهل الله فی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نظام الدین رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید تقی الدین رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نصیر الدین رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید محمود رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید فضل الله عرف سید گامی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ سید نامیر سید قطب الدین بنیاس دل جرنوری رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ سید ناشاه نجم الدین قلندر رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید محمد الدین مبارک غزنوی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نظام الدین غزنوی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ شاه خضر رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کای رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت خواجہ جکان عطاسی رسول سلطان الهند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان بارونی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ قاضی شریف زرقانی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ مودود چشتی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالیوسف چشتی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالکریم محمد چشتی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالحسن بدالی چشتی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالاسحاق شافعی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ شمس الدین بوری رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ امین الدین همیرا لهری رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ خلیفه مرعشی رضی الله عنه
 الهی بحرمیت دلازدنیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان ابوالیم ادم رضی الله عنه

ابن عمرت لا زلتنا حضرت شيخ المشايخ خواجه جمال الدين فضيل بن عمر بن رضي الله عنه

التي بمرت ولا دنيا حضرت شيخ الشيخ خواجه عبد الوهاب بن محمد رضي الله عنه

التي حوت دونهما حضرت شيخ الاسلام سيدنا الحسن البصري رضي الله عنه

انہی کو بہت دیر پہلے سے اس کا نام لیا جاتا تھا کہ ان کے ہاں ایک کتاب ہے جس میں تمام لوگوں کی صفات اور اعمال کا ذکر ہے۔

[illegible]

وطلبه غوثه : الحظ الثابت الشهيد الحبيب الفاعل الخالق الباري المصطفى (ع)

ورد و شریف :- اللهم صل على سيدنا محمد النبي الامي و آله و صحبه و بركات و سلم

درود شریف غوثیہ :- اے اللہ صلی علیٰ علیہ وسلم یا محمد بن النبی الامی انکما امر النبی صلواتہ علیہ وسلم بما اتفقوا علیہ و اتفقت

بِهَا أَكْرَبُ صَلَوةً تَكُونُ لَكَ رَحْمَةً وَنَجْدًا إِذَا دُعِيَ إِلَيْهِ وَاصْبِرْ بِمَا كُنْتَ وَتَسْلَمْ -

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

آيت قطب شمالی: ثُمَّ اَنْزَلْ عَلَیْكُمْ مِّنْ اَبْدَانِ الْقَدْحَرِ بَارِدًا - قَرِيبًا لِّقَعْدِ

ما كنت تعلمت سيدنا المسيح اكبر رضى الله عنه

آیت جنونی محمد رسول اللہ تا اجزا علیہ السلام ۲۰۷

مما ائمت حضرت سیدنا علی علیہ السلام

یازده اسم مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُدًى لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَأَتُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

عزّی فی الدین تقی اللہ سلطان محمد علی الدین صیغۃ اللہ خواجہ محمد علی الدین فرمان اللہ محمد علی الدین برہان اللہ محمد علی الدین آیت اللہ

بارشاه فی الدین غوث اللہ - فیقر محمد الدین شاہ عبداللہ -

مسمومات شریف یہ شہیدہ کچھ عیالات اور بچوں کی ناز گزارا۔ بعد از غریبہ و تنہائی مشغول رہتا۔ کما فی خبر کے بعد قصہ شہیدہ و بیروقتہ کتا۔ ملاقات ثابت

[illegible]

ابن عربیؒ کی اس کتاب کی تصنیف کا زمانہ ۷۸۰ھ (۱۳۷۹ء) کے قریب ہے۔ اس کتاب میں ابن عربیؒ نے جو کچھ لکھا ہے، وہ سب ہی ان کی حقیقی زندگی کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔

میکھتا ہے کہ کونسا کا اگر درست جواب دیا کرے گا۔ بعد ازاں پھر ملت رہی۔ یہ کار صحت پر مبنی ہوا اور مذکورہ میں سے کسی ایک کو دو روز قید تھیں۔

ہوئے پر حنا۔ ہاز منور کی بجائے قلب جننی و ش باز مولد و آخر دود قرعہ و دس بد بھوشتا کہ کہ بوشہ۔ ہاز عشاق کہ

یازدهم تمام خوش الاغظم پشنا کھا تا کھا تا آدم کرنا۔ سورۃ مریم شریف اور سورۃ یوسف شریف و سورۃ مزمل و شریف علیہ السلام

جس قدر ہم نے اس پر توجہ فرست کرنا چاہیے اس میں کمال و غیر درکت ہے۔ اگر کوئی صاحبِ فکر مشورہ دے تو اس کو کچھ غلط فہمی سے

سفرِ پُنجتے کا موقع ملے تو کسی ہولناکت یا ہرج و مرجِ معمولِ کریم اور حقیقتِ انسانی سے بڑھ چاہے کچھ جس طبیعت پرگزراں نہ کرے۔ طاقتِ علیٰ اہم قضا